تسہیل العمرۃ

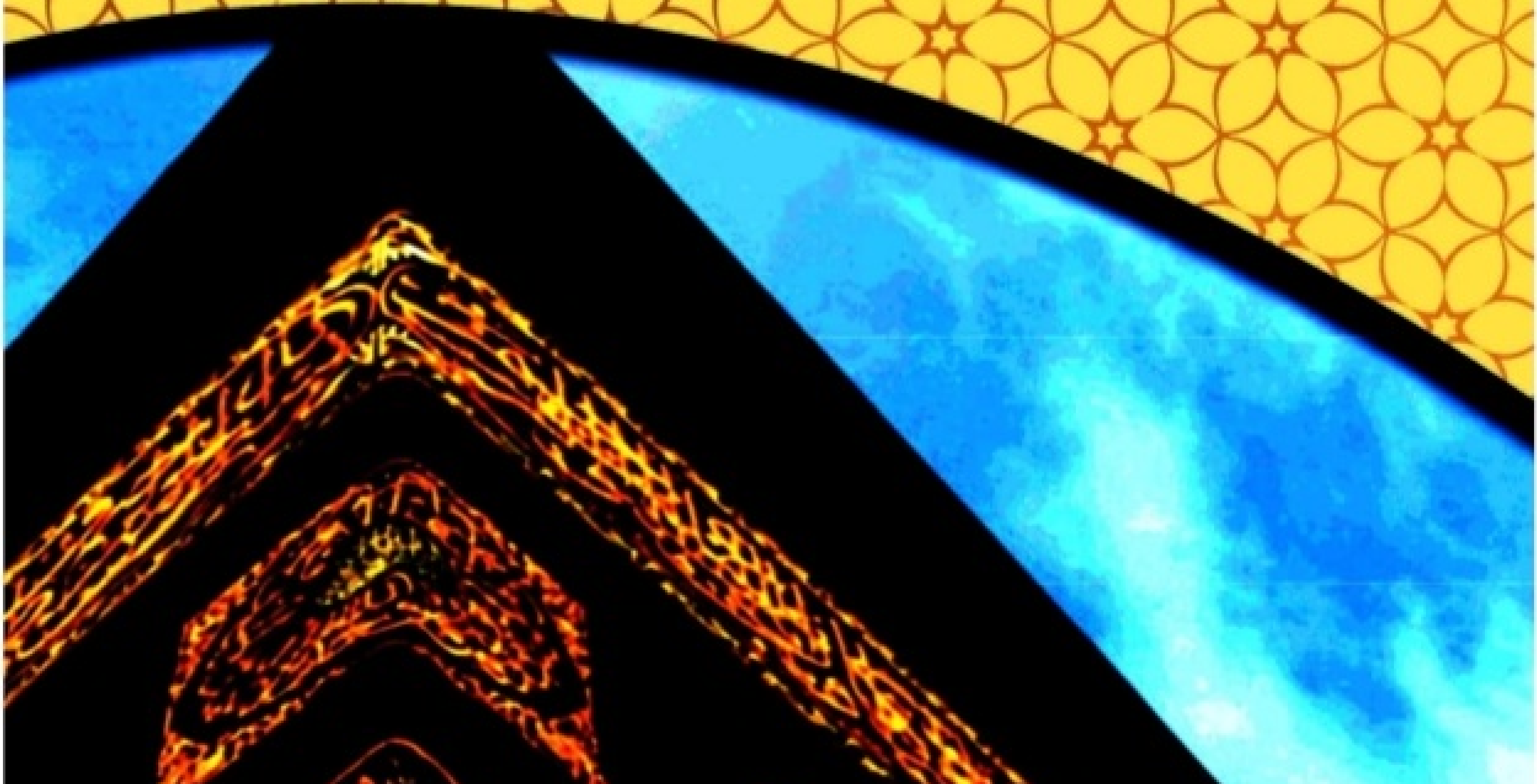

حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
بانی وشیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یوکے

تسہیل العمرۃ

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
بانی وشیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے

.... تفصیلات ....

کتاب کا نام	:	تسہیل العمرۃ
افادات	:	حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
ناشر	:	اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یوکے
ای میل	:	info@idauk.org

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org

فہرست

تقریظ: حضرت مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم ۵

تقریظ: حضرت مفتی محمد طاہر صاحب غازی آبادی دامت برکاتہم ۶

تقریظ: حضرت مولانا احمد صاحب ٹنکاروی دامت برکاتہم ۸

عمرے کی فضیلت ۱۰

عمرے سے پہلے ۱۱

(۱) نیت کی درستگی ۱۱

(۲) اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری سے پہلے توبہ ۱۱

(۳) اللہ جلّ شانہ پر بھروسہ ۱۴

(۴) رفقاءِ سفر ۱۵

(۵) غیر ضروری سامان ۱۶

(۶) عمرے کے مسائل کو سیکھنا ۱۶

(۷) فضائلِ حج ۱۷

روانگی ۱۷

سفر کے دوران ۱۹

عمرے کا طریقہ ۲۱

احرام ۲۱

نیت اور تلبیہ کے سلسلے میں ایک مفید مشورہ ۲۶

ممنوعاتِ احرام ۲۸

جدّہ ۳۰

مکّہ مکرّمہ کی طرف ۳۱
حدودِ حرم میں ۳۱
مکّہ مکرّمہ میں ۳۲
حرم شریف میں داخلہ ۳۳
بیت اللہ پر پہلی نظر ۳۴
طواف کے لئے چند اہم تمہیدی باتیں ۳۶
طواف کا طریقہ ۴۱
طواف کے بعد ۴۵
ملتزم پر ۴۷
زمزم ۴۸
سعی ۴۹
حلق یا قصر ۵۳
مکّہ مکرّمہ میں قیام ۵۶

تقریظ

حضرت مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم

مفتی واستاذِ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد، یوپی، انڈیا

محبی فی اللہ مکرم ومحترم حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب زید مجدکم السامی و مدظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہوں گے۔

احقر نے حج وعمرہ وزیارتِ مدینہ منورہ سے متعلق جناب والا کے تین رسالوں کا بغور مطالعہ کیا، الحمد للہ دل نشین اور آسان انداز میں مفید معلومات خوب صورتی اور سلیقہ سے جمع کی گئی ہیں، اور سبھی باتیں مستند اور معتبر ہیں۔ اِن رسائل میں اختصار بھی ہے اور بڑی حد تک جامعیت بھی ہے، عوام وخواص سبھی اِن سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں کو بے حد قبول فرمائیں، اور زائرین حرم وحجاج و معتمرین کو ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرمائیں، آمین۔

آنجناب سے بھی اپنی مستجاب دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ

خادم مدرسہ شاہی مرادآباد

۱۴۳۹/۱۱/۹ھ

تقریظ

حضرت مفتی محمد طاہر صاحب غازی آبادی دامت برکاتہم

صدر مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، یوپی، انڈیا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ .أَمَّا بَعْدُ!

حج ان عبادات میں سے ہے کہ جن کی انجام دہی میں مال وجان کی عظیم قربانی پیش کرنا پڑتی ہے، نیز عموماً اس کا موقعہ بار بار نہیں ملتا، اس کا تقاضہ یہ ہے کہ اس عبادت کو پورے ذوق وشوق کے ساتھ صحیح نیت اور درست طریقہ سے انجام دیا جائے، تاکہ جو عظیم مشقت برداشت کی گئی ہے وہ بارآور ہو............مگر عمومی حالات یہ ہیں کہ ایک طرف لوگ بہت کوششوں اور دعاؤں کے بعد حج کی سعادت حاصل کر پاتے ہیں اور دوسری طرف حج کے اصول وآداب سے واقفیت نہ ہونے کی بناء پر ان کی جانی و مالی کوششوں کے ضیاع کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے وہ سب قبول کرلے گا'' جو ''عذر گناہ از بدتر گناہ'' کا مصداق ہے۔

شریعت میں عمل کی قبولیت کے لیے جیسے دلوں کا اخلاص شرط ہے ایسے ہی اس کی قبولیت (بلکہ ادائیگی) شریعت کے تعلیم فرمودہ طریقہ پر موقوف ہے، حدیثِ پاک میں وارد ہے: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں (رنگ ونسل، امیری وغریبی، خاندان وعلاقہ) کی طرف

نظر نہیں کرتے بلکہ ان کی نظر تمہارے دلوں (کے اخلاص) اور تمہارے اعمال (کے شریعت کے مطابق ہونے) پر ہوتی ہے.........لہذا کسی بھی عمل کو اداء کرتے وقت دل کے اخلاص کے ساتھ اس کی درست ادائیگی بھی نہایت ضروری ہے، اور حج میں مال وجان کی بڑی قربانی اور زندگی میں کبھی کبھار موقعہ میسر آنے کے پیش نظر اس کا خاص خیال ضروری ہے۔

اسی لئے علماء امت ہمیشہ حجاج کی رہنمائی کے لئے ہر زبان میں چھوٹے بڑے رسائل مرتب کرتے رہے ہیں جو ''ہر گلے وارنگ وبوئے دیگر است'' کا مصداق ہیں، محترم ومکرم حضرت الحاج مولانا محمد سلیم صاحب دھورات دامت برکاتہم بانی وشیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی لیسٹر یوکے نے بھی اسی موضوع پر پیش نظر رسالہ ''تسہیل العمرۃ'' ترتیب دیا ہے، جو اسم بامسمیٰ ہے، جیسا کہ مطالعہ سے ظاہر ہے، اس رسالہ میں حج کے ضروری مسائل واحکام نہایت سلیس اور شستہ زبان میں بیان کئے گئے ہیں اور تجربات ومشاہدات کی روشنی میں حاجی کی ''گھر سے گھر تک'' مکمل رہنمائی کی گئی ہے، کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں موصوف مدظلہ نے مسائل واحکام کی تفصیلات میں جانے سے گریز کرتے ہوئے ترتیب کے ساتھ حاجی کو صرف وہ بتلایا ہے جو اُسے کرنا ہے، اس لحاظ سے یہ رسالہ حجاج کیلئے بیش قیمت تحفہ اور حج کی ادائیگی کے لئے بہترین رہنما ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مدظلہ کے اس رسالہ کو قبول عام نصیب فرمائے اور اس کے فیض کو عام وتام فرمائے۔

العبد محمد طاہر عفا اللہ عنہ

مظاہر العلوم سہارنپور، یوپی، انڈیا

۱۰/۱۱/۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳/۷/۲۰۱۸ء

تقریظ

حضرت مولانا احمد صاحب ٹنکاروی دامت برکاتہم

استاذِ حدیث دارالعلوم فلاحِ دارین، ترکیسر، گجرات، انڈیا

حامدا و مصلیا و مسلماً

حج کیا ہے؟ حج عشق ومحبت کی داستان ہے۔ حج اللہ کے مقبول بندوں کی اداؤں، وفاؤں اور دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ اللہ کو اپنے مقبول بندوں کی ادائیں ایسی پسند آئیں کہ اس کی نقل اتارنا قیامت تک لازم کر دیا۔ ان اعمال کو حج وعمرہ کا جزء ورکن بنا دیا۔ اللہ کو جن بندوں سے محبت ہوتی ہے انہیں دوام ملتا ہے۔

مقاماتِ حج کیا ہیں؟ حرمین شریفین و مقامات حج کا ایک ایک ذرّہ قیمتی اور بابرکت ہے۔ لیکن تین مقامات پر بندہ سیکنڈوں میں روحانیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے (۱) بیت اللہ کی پہلی زیارت (۲) عرفات کا وقوف (۳) روضۂ اقدس کی حاضری۔ یہ مقامات تجلی گاہِ ربانی ہیں۔

مختصراً حج اور مقامات حج کا خمیر روحانیت اور محبت ہے۔ لہذا حج کی تعلیم وتربیت کے لئے کسی صاحبِ دل کی رہبری ورہنمائی ضروری ہے۔ ورنہ یہ جمالی عبادت بے کیف وسپاٹ نظر آئے گی۔ ان برگزیدہ بندوں میں سے ایک صاحبِ نسبت، عشق ومحبت سے سرشار، فنا فی اللہ و وفی اہل اللہ محبوب العلماء اور منظور الصلحاء، حضرت مولانا محمد سلیم صاحب کی ذاتِ گرامی ہے۔ جن کے پاس وادیٔ یورپ ہی نہیں بلکہ دیگر برّاعظم سے خدا کے متوالے خدا کی تلاش میں پہنچتے ہیں۔ سال بھر یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ خصوصاً ماہِ

مبارک میں یہ مجلسیں اپنے شباب پر ہوتی ہیں۔جن کا کیف دیدنی ہے۔

انہیں کا تسلسل حج وعمرہ کی عملی وتربیتی مشق ہے۔جو عازمینِ حج کے لئے کیمپ کی صورت میں منعقد ہوتی ہے۔جن کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔میں نے اکثر حصہ پڑھا۔اسے درست پایا۔یہ کتاب حضرت والا کی دیرینہ تجربات کا آئینہ دار ہے۔فقہی نقطۂ نظر سے بھی صحیح ہے۔انداز عام فہم ودل نشین ہے۔یہ مستقل تصنیف نہیں۔بلکہ مجلس ہے جو قلمبند کر کے امت کی نذر کیا جارہا ہے۔قوی امید ہے کہ یہ خضرِ راہ اور خاموش رہبر ثابت ہوگا۔اللہ پاک ہم سب کو قدر دانی نصیب فرمائے۔حضرت والا کی عمر میں عافیت کے ساتھ برکت نصیب فرمائے آمین۔آپ امت کی مشترکہ میراث ہیں۔

میری تحریر یقیناً اس شعر کا مصداق ہے۔

مَا مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِيْ　　　مَدَحْتُ مَقَالَتِيْ بِمُحَمَّدٍ

والسلام مع الاحترام

طالبِ اصلاح ودعاء۔احمد ٹنکاروی عفی عنہ

مدرس فلاح دارین ترکیسر

یکم شوال ۱۴۳۹ھ۔

نزیل فی لیسٹر یوکے۔

تسہیل العمرۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عمرے کی فضیلت

العُمْرَةُ إِلَى العُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا[1]

ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کی درمیانی مدت کے لئے (گناہوں کا) کفارہ ہے۔

عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً[2] وَفِيْ رِوَايَةٍ عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ مَعِيْ[3]

رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کی طرح ہے۔

الحُجَّاجُ والعُمّارُ وَفْدُ اللّٰهِ، إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ[4]

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو وہ ان کی دعا قبول کرے گا اور اگر وہ اس سے بخشش طلب کریں گے تو وہ ان کی بخشش کرے گا۔

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب وجوب العمرة وفضلها، (۱۷۸۲)

[2] المعجم الطبراني، باب الألف وممّا أسند عن أنس بن مالك، (۷۲۲)

[3] المعجم الطبراني، باب الألف وممّا أسند عن أنس بن مالك، (۷۲۲)

[4] ابن ماجه، كتاب المناسك، بَاب فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ، (۲۸۹۰)

عمرے سے پہلے

(١) نیت کی درستگی

عمرے کا ارادہ رکھنے والے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی نیت کو درست کرلے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ[1]

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اگر نیت اچھی ہوگی تو عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا، اور اگر نیت فاسد ہوگی تو عمل مقبول نہیں ہوگا، اس لئے ہمیں اچھی طرح محاسبہ کرکے اپنی نیت درست کرلینی چاہئے، ہماری نیت صرف یہ ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارے خالق ہیں، جنہوں نے ہمیں زندگی دی، صحت دی، مال دیا اور ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم عمرہ کرنے جاسکیں، ان کی رضا اور خوشنودی اور ثوابِ آخرت حاصل کرنے کے لئے جارہے ہیں، یہ نیت کرلینے کے بعد پوری کوشش رہے کہ عمرہ سے پہلے اور عمرہ کے دوران بھی یہی نیت رہے اور عمرہ کے بعد مرتے دم تک بھی یہی نیت باقی رہے۔

(٢) اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری سے پہلے توبہ

ہم اللہ تعالیٰ کے دربار میں جارہے ہیں، وہ ہمارا آقا ہے اور ہم اس کے غلام، آقا کے در پر مجرم ہونے کی حالت میں کسی صورت میں حاضری مناسب نہیں ہے، لہذا سفرِ

---

[1] صحيح البخاري، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي(١)

عمرہ سے پہلے چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے سچی توبہ کرلینی چاہیئے، چاہے گناہ حقوق اللہ سے متعلق ہوں یا حقوق العباد سے، توبہ کرنے سے پہلے دو رکعات صلوٰۃ التوبہ بھی پڑھ لیں تو اور بہتر ہے۔

گناہوں کی دو قسمیں ہیں: حقوق اللہ اور حقوق العباد، ان سے توبہ کی قبولیت کے لئے کچھ شرائط ہیں:

حقوق اللہ: وہ گناہ جن کا تعلق صرف اللہ تعالیٰ کے حقوق سے ہے جیسے نماز، روزہ وغیرہ، ان سے توبہ کے لئے تین شرطیں ہیں:

۱) گناہ کو فوراً چھوڑ دے۔

۲) دل میں ندامت ہو کہ اللہ تعالیٰ جو میرے محسن ہیں، جنہوں نے مجھے عدم سے وجود بخشا اور اتنی ساری نعمتیں عطا کیں، انہی کی نافرمانی کرتا رہا، خوب ندامت اور پچھتاوا ہو۔

۳) پکّا ارادہ ہو کہ آئندہ یہ گناہ کبھی نہیں کروں گا۔

مذکورہ شرائط کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جن عبادات کے چھوٹنے پر قضا یا کسی قسم کا کفارہ لازم ہوا ہے اسے بھی ادا کیا جائے مثلاً نماز نہیں پڑھی ہے تو حساب کر کے تلافی کا پختہ ارادہ کریں اور حسبِ طاقت ان کی قضا شروع کردیں، اسی طرح زکوۃ، روزہ، صدقۂ فطر، گزشتہ سالوں کی قربانی وغیرہ کے فرض یا واجب ہونے کے بعد جتنے سالوں تک کوتاہی رہی ہے ان کی تلافی کا پکّا ارادہ کر کے حسبِ استطاعت شروع کردیں۔

حقوق العباد: جن گناہوں کا تعلق حقوق العباد سے ہے مثلاً کسی کو تکلیف پہنچائی، کسی

کی غیبت کی، کسی کا مال چھین لیا، تو مذکورہ تین شرطوں کے ساتھ ایک اور شرط ہے کہ بندے کا جو حق پامال کیا ہے وہ حق واپس کیا جائے، مثلاً اگر مال چھینا ہے تو مال واپس کیا جائے، یا معافی مانگ کر صاحبِ حق کو راضی کرلیا جائے، اور اگر وہ حق ایسا ہے کہ واپس کرنا ممکن نہیں ہے مثلاً کسی کی غیبت کی ہے، تو پھر اس بندے سے معافی مانگ کر اس کو راضی کرلیا جائے، اگر اہلِ حقوق وفات پاگئے ہوں، تو ان کے لئے دعا واستغفار کریں اور مالی حقوق ان کے وارثوں کو ادا کریں، اگر وارثوں کا پتا نہ چلے تو بلانیتِ ثواب غریبوں میں تقسیم کردیں۔

توبہ جب ان شرطوں کے ساتھ ہوگی تو صحیح ہوگی، اور صحیح توبہ کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے:

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لاَ ذَنْبَ لَهُ[1]

گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہیں۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اگر اپنے اوپر کسی کا کوئی واجب مالی حق ہے جیسے قرض، امانت تو اس کو ادا کردیں ورنہ ادائیگی کی وصیت لکھیں اور اپنے لین دین کے لئے کسی معتمد شخص کو مقرر کرلیں۔

عمرہ کے لئے جانے سے پہلے لوگ ایک دوسرے سے اسی لئے ملتے ہیں کہ اگر کسی کے حق میں کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو اسے معاف کرالیں گے، لیکن یاد رہے کہ صرف زبانی اور اوپر اوپر سے معاف کرانے سے حق معاف نہیں ہوتا، اگر کسی کی حق تلفی ہوئی ہے تو پھر اس

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، ذكر التوبة، (۴۲۸۴)

کے ساتھ معافی کے وقت ایسا طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے جس سے اس کا دل راضی ہو جائے۔

آج کل ہماری ایک غلطی یہ ہے کہ ہم ان لوگوں سے تو ملتے ہیں اور معافی مانگتے ہیں جن سے ہمارے تعلقات اچھے ہیں، اور جن لوگوں سے قطع تعلق یا اختلاف ہے اور جہاں صلح اور صفائی کی ضرورت ہے ان سے نہیں ملتے، رشتہ دار اور ملنے جلنے والوں سے بہت اہتمام سے صلح کر کے دل صاف کر لینا چاہئے بالخصوص اگر ماں باپ حیات ہوں اور ناراض ہوں تو انہیں کسی طرح بھی راضی کر لینا چاہئے۔

(۳) اللہ جلّ شانہ پر بھروسہ

پہلی مرتبہ عمرہ کے لئے جانے والوں کو ایک قسم کی گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے، یہ فطری بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی انجان ملک کا سفر کرتا ہے تو اسے گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے، میری آپ سے درخواست ہے کہ ہر قسم کی فکر کو ذہن سے نکال دیجئے، میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تسلی کی ایک عجیب بات بتلایا کرتے تھے، فرماتے تھے کہ جب ہم کسی کے یہاں مہمان بن کر جاتے ہیں تو وہاں پہنچ کر ہم اپنی ضرورتوں کی فکر نہیں کرتے، میزبان سارے انتظامات کرتا ہے، ہم نہ بستر کی فکر کرتے ہیں، نہ ناشتے کی، نہ دوپہر کے کھانے کی، نہ چائے کی اور نہ شام کے کھانے کی، یہ سب میزبان کے ذمّے ہوتا ہے، وہ ہماری فکر رکھتا ہے اور ہر چیز کے متعلق پوچھتا رہتا ہے کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ جب ایک انسان کی یہ حالت ہے کہ وہ اپنے مہمانوں کا پورا خیال رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ جو ربّ العالمین ہیں، بہت مہربان اور رحم کرنے والے ہیں، جن کے لئے

تمام مخلوق کی ضرورتیں پوری کرنا کچھ مشکل نہیں، وہ ہمارے میزبان ہوں تو کیا وہ ہماری ضرورتیں پوری نہیں کریں گے؟ بس ذہن میں یہ بٹھاؤ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مہمان بن کر جارہے ہیں اور ہماری تمام ضرورتیں وہ پوری فرمائیں گے، اور اگر راستے میں کوئی چھوٹی موٹی تکلیف پیش آجائے تو اس وقت یہ سوچیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں کے ذریعے ہمارے گناہوں کو معاف کرکے آخرت کی ہمیشہ کی بڑی تکلیف سے نجات دے رہے ہیں۔

(۴) رفقاءِ سفر

ساتھیوں کے انتخاب میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ نیک اور صالح ہوں، نیکی اور تقوے کے کاموں میں معین و مددگار ہوں اور عبادت میں ہماری ہمت افزائی کرنے والے ہوں، آخرت کی طرف متوجہ کرنے والے ہوں، اور ہماری دینی روحانی ترقی کی فکر کرنے والے ہوں، اگر وہ پہلے عمرہ کر چکے ہوں تو اور اچھا، اور اگر عالمِ دین بھی ہوں تو نورٌ علیٰ نور۔

یہ بھی خیال رہے کہ ساتھیوں کی جماعت چھوٹی ہو، اور ساتھی سب ہم مزاج اور ہم خیال ہوں، جب ہم مزاج ساتھی نہیں ہوتے تو کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہوتی ہے، اور ایسے مبارک سفر میں رنجشوں کا پیدا ہونا اچھی بات نہیں ہے۔

یہ مبارک سفر ہم اللہ تعالیٰ کو دوست بنانے کی غرض سے اختیار کررہے ہیں لہٰذا مخلوق کی دوستیوں میں اپنا وقت ضائع کرنے کے بجائے اپنے آپ کو اس پورے سفر میں ایسے کاموں میں مشغول رکھیں جن سے اللہ تعالیٰ کی خاص دوستی (ولایتِ خاصّہ) نصیب ہو۔

(۵) غیر ضروری سامان

اپنے ساتھ صرف ضروری سامان لے جائیں، کم سامان کے ساتھ کسٹم (customs) میں اور سفر میں ہر جگہ بڑی سہولت ہوگی، عموماً ایسا ہوتا ہے کہ لوگ ضرورت سے زائد سامان لے جاتے ہیں اور سفر میں پریشانی اٹھاتے ہیں، الحمد للہ، حرمین شریفین میں ضرورت کی سب چیزیں ملتی ہیں۔

اپنی ذاتی ضرورت کی چیزوں کے علاوہ احرام کی چادریں (دو عدد)، عمرے کے مسائل اور فضائل کی کتابیں، دعا کی کتابیں، قبلہ نما (compass)، جانماز، اور پیسے وغیرہ اہم اور قیمتی چیزیں رکھنے کے لئے پیٹی یا پرس لے لیں۔

(۶) عمرے کے مسائل کو سیکھنا

جانے والے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی پسندیدہ زبان میں کسی تجربہ کار معتبر عالم کی عمرہ اور زیارتِ مدینہ منوّرہ کے مسائل اور آداب پر لکھی ہوئی ایسی کتاب حاصل کرلیں جو نہ بہت مختصر ہو نہ بہت طویل، اور اس کا بہت غور سے مطالعہ کریں اور کوشش کریں کہ اس مبارک سفر سے پہلے عمرے کے ضروری مسائل کو اچھی طرح سمجھ لیں، کتاب کو اگر کسی اچھے تجربہ کار عالم کی رہنمائی میں پڑھ لیں تو بہت بہتر ہے، اگر نہیں تو مطالعہ کے دوران جو بات سمجھ میں نہ آئے اسے نوٹ کرلیں اور کسی معتبر عالم یا مفتی سے سمجھ لیں، مسائل کا بار بار مطالعہ کریں اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں علماء سے استفسار کریں، غرض مسائل سیکھنے کا اتنا اہتمام کریں کہ اگر وہاں کسی کو کوئی غلط کام کرتے ہوئے آپ دیکھیں تو اپنی معلومات کے بارے میں شک میں مبتلا نہ ہوں، بلکہ آپ کو پورا اطمینان ہو کہ آپ جو کام

کررہے ہیں وہ بالکل صحیح ہے، بہتر یہ ہے کہ صرف ایک کتاب لے لیں، کبھی کبھی کئی کتابیں پڑھنے سے الجھن پیدا ہوجاتی ہے،اس لئے کہ ہر کتاب کا انداز الگ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے حج کے طریقے کو سمجھنے میں دقّت ہوگی۔

(۷) فضائلِ حج

مسائل کی کتاب کے علاوہ ہمارے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نوّر اللہ مرقدہ کی کتاب فضائلِ حج کا بھی صفحہ ۲۷ سے صفحہ ۲۲۵ تک اہتمام سے مطالعہ کریں، سفر میں بھی ساتھ لے جائیں اور اس کو پڑھنے کا اہتمام رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

روانگی

مشورہ: روانہ ہونے سے پہلے آپ کو یہ فیصلہ کرلینا چاہئے کہ آپ پہلے مکّہ مکرّمہ جارہے ہیں یا مدینہ منوّرہ؟ اگر آپ پہلے مدینہ منوّرہ جارہے ہیں تو آپ کو احرام کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر پہلے مکّہ مکرّمہ جارہے ہیں تو آپ کو میقات سے گزرنے سے پہلے احرام میں آنا پڑے گا، لہٰذا اپنی ہینڈ بیگ (hand bag) میں چپل اور دو عدد احرام کی چادریں رکھ لیں۔

مشورہ: سفر میں اپنے ساتھ کھانے کی ہلکی پھلکی کچھ چیزیں بھی لے لیں اس لئے کہ جدّہ ائیر پورٹ پر کبھی دیر لگ سکتی ہے، اس وقت یہ چیزیں کام آتی ہیں۔

(۱) اگر آپ پہلے مکّہ مکرّمہ جارہے ہیں تو گھر سے روانہ ہونے سے پہلے وہ سارے

کام کرلیں جواس وقت جائز ہیں اوراحرام میں آنے کے بعد ممنوع ہونے والے ہیں، مثلاً بالوں کو کاٹنا، زیرِ ناف اور بغل کے بالوں کوصاف کرنا، ناخن تراشنا، میاں بیوی کے تعلّقات وغیرہ، اسی طرح روانہ ہونے سے پہلے بہتر ہے کہ غسل بھی کرلیں اس لئے کہ یہ سارے کام ائیرپورٹ پر یاراستے میں مشکل ہوں گے۔

(۲) روانگی سے پہلے اگر مکروہ وقت نہ ہو[۱] تو دو رکعات نفل پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون پڑھیں اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص۔

(۳) نماز سے فارغ ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور درود شریف کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، سفر کی آسانی اور قبولیت کے لئے، اسی طرح اپنے گھر، کاروبار اور اہل وعیال کی حفاظت کے لئے بھی دعا کریں، یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ کے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اور آپ کے نیک بندوں نے اس موقع پر جتنی دعائیں مانگی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرمالیں۔

نوٹ: اگر مکروہ وقت ہو تو نفل نماز پڑھے بغیر صرف دعا کرلیں۔

مفید مشورہ: پورے سفر میں اس بات کا اہتمام رہے کہ جب جب بھی آپ دعا کریں تو دین ودنیا کی حاجتیں مانگ لینے کے بعد یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اور آپ کے نیک بندوں نے اس موقع پر جو جو دعائیں مانگی ہیں وہ ساری

---

[۱] وہ اوقات جن میں نفل نمازیں پڑھنا جائز نہیں پانچ ہیں: ۱) طلوعِ شمس کے وقت (یعنی طلوعِ شمس سے ارتفاعِ شمس تک) ۲) زوال کے وقت ۳) غروبِ شمس کے وقت ۴) صبح صادق کے بعد سے طلوعِ شمس تک ۵) عصر کی فرض نماز کے بعد سے غروب تک۔ (شامی ص ۳۷۰ الی ۳۷۵ ج ۲)

میرے حق میں قبول فرما۔

(۴) دعا کے بعد اپنے اہل وعیال اور دوست احباب سے الوداعی ملاقات کریں، روانہ ہوتے وقت چہرے سے خوشی ظاہر ہونی چاہئے، آپ بیوی بچوں کو، ماں باپ کو چھوڑ کر جارہے ہیں، اس لئے طبعی غم ضرور ہوگا، لیکن جن مبارک جگہوں میں آپ جارہے ہیں وہ دنیا کی ہر چیز سے بہتر اور افضل ہیں، اس لئے دل اگر غمگین ہو تب بھی چہرے پر اس کا اثر ظاہر نہ ہونے دیں۔

(۵) روانہ ہونے سے پہلے اور ہو جانے کے بعد صدقہ بھی کریں۔

مشورہ: ضرورت سے زائد لوگوں کو ائیرپورٹ پر نہیں لے جانا چاہئے اس لئے کہ وقت کی تضییع کے علاوہ فضول خرچی اور دکھاوا بھی ہوتا ہے، عورتوں کے لئے تو پردے کا اہتمام بھی دشوار ہوتا ہے۔

سفر کے دوران

سفر کے دوران گناہوں سے اجتناب، سنّت کی پابندی اور دعاؤں کا اہتمام ہو، ہاتھ میں تسبیح رکھیں تاکہ ذکر کا اہتمام اور فضول باتوں سے حفاظت رہے، آپس میں دین کی باتیں ہوں، آنکھ، کان، زبان اور باقی اعضاء وجوارح کے ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے مکمل پرہیز ہو، اس مبارک سفر کی نعمت پر سفر کے دوران، اور واپس گھر لوٹنے کے بعد بھی خوب شکر ادا کرتے رہیں کہ یہ ہر ایک کو میسّر نہیں آتی، زبان اور دل کے شکر کے ساتھ حقیقی شکر بھی ضروری ہے کہ پورے سفر میں ہم ایسا کوئی کام نہ کریں جو ہمارے خالق کی ناراضگی کا سبب بن جائے۔

مسئلہ: چونکہ یہ سفر ۴۸ میل سے زیادہ کا ہے اس لئے بستی سے نکلتے ہی آپ مسافر ہو جائیں گے، لہٰذا نمازوں میں قصر کریں گے، یعنی ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں چار رکعات کے بجائے دو رکعات پڑھیں گے، (البتہ مقیم امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ چار رکعات ہی ادا کریں گے)۔[۱] فجر کی دو اور مغرب کی تین ہی پڑھیں گے، وتر بھی تین ہی رہے گی، جہاں سہولت اور اطمینان کے ساتھ ہو سکے وہاں بہتر یہی ہے کہ سنتوں اور نوافل کا بھی اہتمام کریں، اگر جلدی ہے یا کوئی دشواری ہے تو چھوڑ سکتے ہیں۔[۲]

نوٹ: اگر عورت حالتِ حیض میں سفر کر رہی ہے تو پاک ہو جانے کے بعد فوت شدہ نمازوں کی قضا کے سلسلے میں کسی معتبر مفتی سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

---

[۱] الدر المختار: ۲/۵۲۶

[۲] شامی: ۲/۶۱۳

عمرے کا طریقہ

احرام

حج یا عمرے کی نیّت کے ساتھ تلبیہ پڑھنے کو احرام کہتے ہیں، عام لوگوں کی بول چال میں اُن دو چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جو مرد حضرات احرام کی حالت میں پہنتے ہیں، لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ صرف احرام کی چادریں پہن لینے سے احرام شروع نہیں ہوتا، اسی طرح صرف تلبیہ پڑھنے سے یا صرف نیّت کرنے سے بھی احرام شروع نہیں ہوتا، نیّت کے بعد تلبیہ پڑھنے سے احرام شروع ہوتا ہے۔

مسئلہ: عمرہ یا حج کے لئے جانے والوں کو میقات سے گزرنے سے پہلے احرام میں آجانا ضروری ہے۔

فائدہ: میقات وہ جگہ ہے جہاں سے مکّہ مکرّمہ کے ارادے سے جانے والے بغیر احرام کے نہیں گزر سکتے، ان پر عمرہ یا حج کا احرام واجب ہے۔

مکّہ مکرّمہ جانے والوں کے لئے میقات ان کی جائے سکونت کے اعتبار سے مختلف ہوں گے، اس لئے ہر ایک اپنے ملک کے اعتبار سے احرام میں داخل ہوگا، انگلینڈ، امریکہ، کنیڈا، یورپ، ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ سے ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے اگر سیدھے مکّہ مکرّمہ جارہے ہیں تو ان کے لئے جدّہ پہنچنے سے پہلے احرام میں آجانا ضروری ہے اس لئے کہ جدّہ اترنے سے پہلے میقات پر سے گزر ہوجاتا ہے، اگر بغیر احرام کے جدّہ میں داخل ہوگئے تو گناہ ہوگا اور دم بھی لازم ہوگا۔

(۱) احرام میں داخل ہونے سے پہلے مستحب ہے کہ وہ سارے کام کر لئے جائیں جو جائز ہوتے ہیں، مگر احرام میں آنے کے بعد ممنوع ہو جاتے ہیں، جیسے میاں بیوی کے تعلقات، ناخن تراشنا، بالوں کو کاٹنا وغیرہ، چونکہ ان میں سے بہت سے کام ائیر پورٹ پر یا راستے میں ممکن نہیں، اس لئے گھر سے روانہ ہونے سے پہلے ہی ان کاموں سے فارغ ہو جانا چاہئے۔

(۲) جس جگہ پر احرام میں داخل ہو رہے ہیں، وہاں اگر سہولت کے ساتھ ہو سکے تو غسل کر لیں، ورنہ وضوء۔

مسئلہ: حیض اور نفاس والی عورتوں کے لئے بھی احرام میں داخل ہونے سے پہلے غسل یا وضوء مسنون ہے۔

(۳) مرد حضرات احرام کی نیت کرنے سے پہلے تمام سلے ہوئے کپڑے اتار دیں اور احرام کی دو چادریں پہن لیں، بہتر یہ ہے کہ وہ سفید اور نئی یا دھلی ہوئی ہوں، [۱] ایک بدن کے اوپر والے حصّے پر اوڑھیں اور دوسری نیچے والے حصّے پر ناف کے اوپر باندھیں، اوپر کی چادر کو اس طرح پہنیں کہ دونوں کندھے چادر میں چھپے رہیں، ایسے جوتے یا چپل بھی اتار دیں جن سے پیروں کے پشت کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جاتی ہو۔

خواتین کو اپنے احرام میں داخل ہونے کے لئے کسی مخصوص لباس کی ضرورت نہیں، وہ اپنے سلے ہوئے کپڑوں میں ملبوس رہیں، صرف اتنی پابندی ہے کہ احرام میں آنے کے بعد چہرے پر کپڑا نہیں لگنا چاہئے، اس کے علاوہ ان کے لئے برقع، اوڑھنی، دستانے، موزے اور جوتے سب پہننا جائز ہے۔

---

[۱] غنية الناسك، ص: ۷۱

ایک غلط فہمی: بعض عورتیں احرام میں آنے سے پہلے اپنے سر پر ایک خاص قسم کا کپڑا باندھ لیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ اب احرام سے نکلنے تک اس رومال کو اتارنا جائز نہیں ہے، شریعت میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے، اس غلط خیال کی وجہ سے وہ وضوء کے وقت بھی اس کپڑے کو نہیں اتارتی اور مسح اسی کپڑے پر کرتی ہیں، ظاہر ہے کہ اس طرح وضوء نا مکمّل رہتا ہے، اور ایسی عورتیں اس مبارک سفر میں بھی نمازوں کی برکتوں سے محروم رہتی ہیں، اگر کسی نے ایسا کپڑا پردے یا اپنی کسی دوسری ضرورت کی وجہ سے باندھا ہے تو ضروری ہے کہ وضوء کرتے وقت اس کپڑے کو ہٹا کر سر کے بالوں پر مسح کرے۔

مسئلہ: مردوں کے لئے نیچے کی چادر کے دونوں کناروں کو لنگی کی طرح سی لینا بھی جائز ہے، اس کی وجہ سے دم یا صدقہ نہیں ہوگا، مگر مستحب یہ ہے کہ بالکل سلائی نہ ہو۔

مسئلہ: اگر کسی وجہ سے احرام کی چادریں بدلنے کی ضرورت پیش آئے تو بدل سکتے ہیں، اس سے احرام میں کوئی خرابی نہیں آتی۔

مسئلہ: اپنا پیسہ وغیرہ رکھنے کے لئے پٹہ بھی باندھ سکتے ہیں۔

مسئلہ: دائیں بغل کے نیچے سے چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا اور دائیں کندھے کو کھلا رکھنا صرف طواف کی حالت میں مسنون ہے، (تفصیل آگے آرہی ہے)، بہت سے لوگ ہر وقت دایاں مونڈھا کھلا رکھتے ہیں، یہ غلط ہے۔

(۴) چادر پہن لینے کے بعد مرد حضرات اپنے جسم پر اور احرام کی چادروں پر ایسی خوشبو لگائیں جس کا دھبّہ نہ رہے، سر اور ڈاڑھی میں تیل بھی لگائیں۔

(۵) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر احرام کی نیت سے دو رکعات نفل

پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون پڑھیں اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص، اگر مکروہ وقت ہو تو دو رکعات نہ پڑھیں، اسی طرح حیض اور نفاس والی عورت بھی ان دو رکعتوں کو چھوڑ دے اور نماز پڑھے بغیر ہی نیچے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق عمرے کی نیت کرے۔

(۶) نماز سے فارغ ہونے کے بعد مرد حضرات سر سے چادر ہٹا لیں، البتہ دونوں کندھے چادر ہی میں رہیں، عورتیں بھی اس کا خیال رکھیں کہ چہرے پر کپڑا نہ لگے۔

(۷) اب اس طرح نیّت کریں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَالِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ

اے اللہ! میں (آپ کی رضا کے لئے) عمرے کا ارادہ کرتا ہوں/کرتی ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور اس کو میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔

مسئلہ: نیّت کا دل سے ہونا ضروری ہے، اگر دل میں نیّت کر لی اور زبان سے کچھ نہیں کہا تب بھی کافی ہے، مگر دل کے ساتھ زبان سے بھی نیّت کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: نیت کا عربی زبان میں ہونا ضروری نہیں ہے؛ اردو، گجراتی، انگریزی، یا کسی اور زبان میں بھی کر سکتے ہیں۔

(۸) اس کے بعد مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

میں حاضر ہوں اے اللہ، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور تمام نعمتیں اور بادشاہت آپ ہی کے لئے ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

(۹) نیت کے بعد تلبیہ پڑھتے ہی آپ احرام میں داخل ہو جائیں گے اور ممنوعاتِ احرام کی پابندی شروع ہو جائے گی۔

مسئلہ: تلبیہ کا زبان سے کہنا شرط ہے۔

مسئلہ: تلبیہ ایک دفعہ پڑھنا شرط ہے اور تین دفعہ پڑھنا سنّت۔

مسئلہ: تلبیہ عربی میں ضروری نہیں، ہاں افضل ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کو تلبیہ یاد نہیں ہے اور دوسرا کوئی شخص اس کو پڑھا دے، یا وہ خود تلبیہ کی جگہ کوئی ایسا کلمہ پڑھ لے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہو، جیسے لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، الحَمْدُ لِلّٰهِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ وغیرہ، تو یہ بھی کافی ہے۔

مسئلہ: اگر کسی جگہ صرف عورتیں ہی ہوں اور مردوں کے کانوں تک ان کی آواز پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو تو وہ بھی تلبیہ کسی قدر بلند آواز سے پڑھ سکتی ہیں۔

مسئلہ: صرف چادریں پہننے سے کوئی احرام میں نہیں آتا، اسی طرح صرف نیت سے یا صرف تلبیہ پڑھنے سے کوئی احرام میں نہیں آتا، احرام میں آنے کے لئے نیت اور تلبیہ دونوں ضروری ہیں۔

مشورہ: بہتر ہے کہ عمرہ اور حج کے لئے جانے والا ہر شخص تلبیہ سیکھ لے اس لئے کہ

احرام میں آنے کے بعد اس کو کثرت سے پڑھنا مطلوب ہے اور عمرہ اور حج کرنے والوں کے لئے یہ بہترین ذکر بھی ہے۔

(۱۰) اب دل لگا کر دعا کریں کہ یہ قبولیت کی گھڑی ہے، اپنی دنیوی اخروی تمام ضروریات کے لئے دعا کریں، اس مقام پر یہ دعا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے غصّے اور جہنم سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

یہ دعا بھی ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور نیک بندوں نے اس موقع پر جو جو دعائیں مانگی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرمالیں۔

نیت اور تلبیہ کے سلسلے میں ایک مفید مشورہ

ہوائی جہاز سے جانے والے لوگوں کے لئے ایک مفید مشورہ یہ ہے کہ احرام میں جلدی نہ کریں، ہوسکتا ہے کہ احرام میں آجانے کے بعد فلائٹ مؤخر یا کینسل (منسوخ) ہوجائے، آپ احرام کے سلسلے میں احرام کی دو رکعات نماز پڑھنے تک کے جتنے کام ہیں وہ سب ائیر پورٹ پر یا اس سے پہلے کرلیں، مگر نیت اور تلبیہ کو موقوف رکھیں، ہوائی جہاز کی پرواز شروع ہوجانے کے بعد اپنی سیٹ پر اطمینان سے نیت کرکے تلبیہ پڑھیں اور پھر دعا کریں، مگر یہ کام جدہ پہنچنے سے تقریباً ایک گھنٹے پہلے تک میں ہوجانا چاہئے تاکہ بغیر احرام کے میقات سے گزر نہ ہو، ورنہ گناہ بھی ہوگا اور دم بھی لازم آئے گا، اس مشورہ پر عمل کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہوائی جہاز میں وضوء، احرام کی چادریں پہننے کی جو دقّت ہوتی ہے وہ بھی

نہیں ہوگی، اور فلائٹ کینسل ہونے کی صورت میں گھر آنے کے بعد احرام کی پابندی سے بھی حفاظت رہے گی۔

مسئلہ: احرام کی دو رکعات چونکہ نفل ہیں اس لئے ہوائی جہاز میں سیٹ پر بیٹھے بیٹھے بھی پڑھی جاسکتی ہیں اور قبلہ رُخ ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔

(۱۱) احرام میں آجانے کے بعد کثرت سے تلبیہ پڑھیں، کھڑے کھڑے، بیٹھے بیٹھے، لیٹے لیٹے اور چلتے پھرتے ہر حال میں، جتنا زیادہ ہوسکے تلبیہ پڑھیں، بالخصوص حالات بدلنے کے وقت مثلاً صبح وشام، جب بھی کسی سے ملاقات ہو، جب گاڑی میں سوار ہوں، جب گاڑی سے اتریں، بلندی پر چڑھیں، نیچے اتریں، بیٹھتے وقت، اٹھتے وقت، اسی طرح فرض نمازوں کے بعد بھی تلبیہ کا اہتمام کریں، جب بھی پڑھیں کم از کم ایک مرتبہ پڑھیں اور تین مرتبہ کی کوشش کریں، اس لئے کہ یہی افضل ہے، تلبیہ میں اکثر لوگ کوتاہی کرتے ہیں، آپ اس کی طرف خاص توجّہ کریں۔

اسی طرح دعا کا بھی خوب اہتمام کریں، بیٹھے بیٹھے، لیٹے لیٹے، زبان سے اور دل سے دعا کریں، تلبیہ کے دوران بھی دعا کرتے رہیں، خصوصاً یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالجنَّةَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ۔

سفر کے دوران فلم دیکھنے سے، موسیقی سننے سے، بے پردگی سے، نماز چھوڑنے سے اور ہر گناہ سے اپنے آپ کو بچائیں، نظر، زبان اور کانوں کی خوب حفاظت کریں، اسی طرح لغویات اور غیر ضروری باتوں سے بھی بہت زیادہ پرہیز کریں، اور پورا دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رکھیں۔

ممنوعاتِ احرام

نیت اور تلبیہ پڑھتے ہی کچھ پابندیاں ضروری ہوجائیں گی:

۱) مرد حضرات اپنا چہرہ اور سر، دونوں کو سوتے جاگتے ہر وقت کھلا رکھیں۔

۲) عورتیں صرف اپنے چہرے کو ہر وقت کھلا رکھیں۔

اہم بات: عورتوں کے لئے چونکہ پرائے مردوں کے سامنے اپنا چہرہ کھولنا جائز نہیں ہے اور گناہ کا کام ہے اس لئے ایسی جگہ جانے سے پہلے جہاں نامحرم مرد ہوسکتے ہیں، ایسا ہیٹ/کیپ (cap/hat) پہن لیں جس کے اوپر سے نقاب لٹکانے کی صورت میں کپڑا چہرے کو نہ لگے، اگر عورت ایسی جگہ پر ہے جہاں صرف عورتیں ہیں تو نقاب اپنے سر پر ڈال دے اور جب مرد سامنے آئیں تو ہیٹ/کیپ پر سے نقاب اپنے چہرے پر لٹکا لے۔

۳) مرد حضرات کے لئے بدن کی ہیئت پر سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے۔

۴) مرد حضرات کے لئے ایسے جوتے یا چپل پہننا منع ہے جس سے پیر کے پشت کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے۔

۵) میاں بیوی کے تمام تعلقات منع ہیں، اس حد تک کہ ایک دوسرے سے اس تعلق کا تذکرہ بھی منع ہے۔

۶) پورے جسم کے کسی بھی حصّے سے بال کو کاٹنا یا کٹوانا جائز نہیں، اسی طرح پاؤڈر یا کریم سے صاف کرنا بھی جائز نہیں۔

۷) ناخن تراشنا جائز نہیں۔

۸) بدن یا کپڑوں پر کسی قسم کی خوشبو کا استعمال جائز نہیں، خوشبو والے صابون اور ٹوتھ پیسٹ یا پاؤڈر کا استعمال بھی جائز نہیں ہے، اسی طرح خوشبودار سرمہ، خوشبودار تیل یا خالص زیتون یا تل کا تیل لگانا بھی ممنوع ہے، ان دو قسموں کے تیلوں کے علاوہ بغیر خوشبو کے دوسرے تیل کا استعمال جائز ہے، ہوائی جہاز میں freshener کا پیکٹ دیا جاتا ہے، یہ ایک قسم کا خوشبودار ٹشو پیپر ہوتا ہے، اس سے بھی احتیاط ضروری ہے۔

۹) ہر وہ چیز جو پہلے ہی سے ممنوع تھی مثلاً نماز چھوڑنا، غیبت کرنا، بے پردگی کرنا، چغلی کرنا، تہمت لگانا، کسی کی تحقیر کرنا، کسی کو ذلیل کرنا، حسد، کینہ، لڑائی، جھگڑا، بے جا غصّہ وغیرہ، احرام میں آنے کے بعد اس میں اور سنگینی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے گناہ کے تمام کاموں سے بہت زیادہ احتیاط کرنا چاہئے بالخصوص لڑائی اور بے پردگی سے۔

فائدہ: ان ممنوعات کی پابندی نہ کرنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور حج اور عمرہ بھی ناقص ہو جاتا ہے اس لئے خوب پابندی کریں۔

فائدہ: اگر کوئی غلطی ہو جائے تو فوراً درست کر لیں اور توبہ کر لیں، بعد میں مسائلِ حج وعمرہ سے واقفیت رکھنے والے کسی عالم یا مفتی کی طرف رجوع کر کے رہنمائی حاصل کریں۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کپڑے سے چہرہ پونچھنا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ چہرے کو کپڑا لگتا ہے جو کہ احرام میں ممنوع ہے۔

مسئلہ: ناک یا منہ صاف کرنے کے لئے یا چہرے کا پسینہ پونچھنے کے لئے tissue

paper کا استعمال جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں تکیے پر چہرہ اور پیشانی رکھنا منع ہے، سر یا رخسار رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بدن سے میل کچیل دور کرنا اور ہاتھ سے بالوں کو درست کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بغیر خوشبو کا صابن استعمال کرنا جائز ہے، لیکن جسم کا میل دور کرنے کے لئے استعمال نہ کریں اس لئے کہ مکروہ ہے۔

مسئلہ: مسواک کا استعمال احرام کی حالت میں بھی مسنون ہے۔

جدّہ

جدّہ پہنچ کر صبر وضبط سے کام لیں، وہاں روزانہ مختلف مزاج کے کئی ہزار حاجی آتے ہیں اس لئے بسا اوقات کارروائی میں دیر لگتی ہے، ذہن میں یہ بات رہے کہ ہم ایک مبارک سفر پر عبادت کی نیت سے نکلے ہوئے ہیں اور تکالیف پر صبر کرنا بھی ایک بہت بڑی عبادت ہے، لہٰذا راستے میں جو بھی تکلیف پیش آئے اس پر صبر کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ بڑا اجر ملے گا، دیکھا یہ جاتا ہے کہ جدہ ائیر پورٹ پہنچ کر بدنظمی وغیرہ کے بہانے سے شیطان ہمیں بہکاتا ہے اور ہم سے گناہ سرزد ہوجاتے ہیں، غصّے میں زبان سے نہ کہنے کی باتیں نکل جاتی ہیں، ابھی مکّہ مکرّمہ پہنچے نہیں کہ شیطان نے ہمیں گناہ میں مبتلا کردیا، میرے بھائیو! سوچنا چاہئے کہ ہم احرام کی حالت میں بھی بدگمانی، غصّہ اور غیبت جیسے بڑے بڑے گناہ کا ارتکاب کررہے ہیں، جدّہ پہنچ کر صبر سے کام لیں اور اس کریم مالک کا

شکر ادا کریں جس نے ہمیں مکّہ مکرّمہ کے بہت قریب پہنچا دیا، اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھیں، تلبیہ پڑھتے رہیں اور ضروری کاموں کے علاوہ ذکر وغیرہ میں مشغول رہیں۔

مسئلہ: مکّہ مکرّمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرلینا سنت ہے، اگر موقع ہو تو یہ سنت جدّہ ہی میں ادا کرلیں اس لئے کہ مکّہ مکرّمہ میں داخلے کے وقت یہ ممکن نہیں ہوگا۔[1]

مکّہ مکرّمہ کی طرف

(۱) امیگریشن (immigration) اور کسٹم سے فارغ ہوکر حکومت کی طرف سے مقرّرہ نظام کے مطابق بس میں مکّہ مکرّمہ کی طرف روانہ ہوں گے، پورے شوق کے ساتھ لبّیک پڑھتے ہوئے یہ سفر طے ہونا چاہئے۔

(۲) جب مکّہ مکرّمہ کی آبادی نظر آنے لگے تو اس شوق میں اور اضافہ ہوجانا چاہئے، دل دماغ میں اللہ کی یاد اور اس کے گھر کے دیدار کے شوق کے علاوہ کچھ نہ رہے، کثرت سے تلبیہ پڑھیں، صدقِ دل سے توبہ واستغفار کے ساتھ دعا کریں، کوتاہی اور غفلت بالکل نہ ہو۔

مسئلہ: تلبیہ ہر شخص اپنے طور پر پڑھے، مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ سے، جماعت کی شکل میں مل کر لبّیک پڑھنا خلافِ سنّت ہے۔

حدودِ حرم میں

حرم کی حدود میں داخلہ بہت خوش قسمت لوگوں کو نصیب ہوتا ہے، حرم کی حدود کا دائرہ مکّہ مکرّمہ کے چاروں طرف ہے اور مکّہ مکرّمہ جانے والے راستوں پر پختہ ستون اس کی

---

[1] غنية الناسك، ص:٩٦

علامت ہے، جدّہ سے مکّہ مکرّمہ جاتے ہوئے حدیبیہ (جسے آج کل الشمیسیہ کہا جاتا ہے) کے قریب اور تنعیم میں مسجدِ عائشہ کے پاس بھی ستون لگائے گئے ہیں، اگر مکّہ مکرّمہ کے راستے میں یہ ستون نظر آجائیں تو حرم میں داخلے کے وقت دل میں اس جگہ کی عظمت و جلال ہو، نہایت خشوع وخضوع ہو، زبان پر استغفار، تلبیہ، تکبیر اور تہلیل کی کثرت ہو۔

مکّہ مکرّمہ میں

(۱) دل میں مکّہ مکرّمہ کی عظمت ومحبّت ہو اور مکّہ مکرّمہ میں داخل ہوتے ہوئے خشوع وخضوع ہو، زبان پر تلبیہ، استغفار اور دعا ہو۔

(۲) مکّہ مکرّمہ پہنچنے کے بعد پہلے اپنی رہائش کے انتظام سے فارغ ہوجائیں اور اس کے بعد عمرہ کریں۔

مسئلہ: مکّہ مکرّمہ میں داخل ہوتے ہی مسجدِ حرام میں حاضر ہونا مستحب ہے۔

فائدہ: اگر سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے آرام کا تقاضا ہو تو آرام کرلیں، مکّہ مکرّمہ پہنچ کر فوراً عمرہ کرنا ضروری نہیں ہے، جب چاہے کر سکتے ہیں، بس اتنا خیال رہے کہ ممنوعاتِ احرام کی پابندی ہو اور تھکاوٹ کے بہانے عمرے کی ادائیگی میں بغیر ضرورت کے تاخیر نہ ہو۔

مسئلہ: عورتیں اگر پاکی کی حالت میں نہیں ہیں تو وہ حرم شریف نہ جائیں، اپنے عمرے کو اس وقت تک مؤخر کریں گی جب تک پاک نہ ہوجائیں، مگر جب تک عمرے سے فراغت نہیں ہوتی احرام کے تمام ممنوعات سے بچنا ضروری ہوگا۔

فائدہ: مرد حضرات اس بات کا پورا خیال رکھیں کہ مکّہ مکرّمہ پہنچنے کے بعد جماعت

کے ساتھ حرم شریف کی کوئی نماز فوت نہ ہو، اس لئے کہ وہاں کی ایک نماز ایک لاکھ کے برابر ہے، اور جب جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے تو وہ multiply ہو کر پچیس لاکھ (ڈھائی ملین) کے برابر ہو جاتی ہے، تو عمرے میں تاخیر کی صورت میں بھی اس بات کا خیال رہے کہ تمام نمازیں جماعت کے ساتھ حرم شریف میں ادا ہوں۔

اہم بات: حرمین شریفین کے قیام میں اس بات کا خوب خیال رہے کہ بے حیائی، بے پردگی اور بدنظری سے مکمّل اجتناب ہو، بہت افسوس کی بات ہے کہ ایسے مبارک سفر اور ایسی مقدّس جگہ میں بھی نامحرم بے تکلفی سے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور پردے کے احکام کو پامال کرتے ہیں، یہ حرام ہے اور اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

حرم شریف میں داخلہ

مشورہ: جب بھی حرم شریف جائیں اپنے ساتھ ایک مضبوط تھیلی لے جائیں جس میں اپنے جوتے یا چپل رکھ سکیں، اگر تھیلی ایسی ہو جو کندھوں پر لٹک سکے تو مزید آسانی ہو گی اور جوتوں، چپل کے گم ہو جانے کا اندیشہ کم رہے گا۔

(۱) حرم شریف میں پہلی حاضری پر باب السّلام سے داخل ہونا بہتر ہے، لیکن حرم شریف کی عمارت بہت وسیع ہے، اس لئے اگر باب السّلام تک پہنچنا مشکل ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، جس دروازے سے ہو سکے داخل ہو جائیں۔

(۲) دربارِ الٰہی کی عظمت وجلال کو ملحوظ رکھتے ہوئے ادب اور عاجزی کے ساتھ سنّت طریقے کے مطابق داخل ہوں، دایاں پاؤں پہلے رکھیں اور تلبیہ کے بعد یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰي رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

(۳) ساتھ ساتھ اعتکاف کی نیت بھی کرلیں کہ اے اللہ! میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں اس وقت تک کے لئے جب تک میں مسجد میں ہوں۔

فائدہ: جب بھی مسجدِ حرام یا مسجدِ نبوی میں، بلکہ دنیا کی کسی بھی مسجد میں داخل ہوں تو نفل اعتکاف کی نیّت کرلینی چاہیے، یہ مستحب ہے۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

(۱) حرم شریف میں داخل ہونے کے بعد بیت اللہ کی طرف خشوع وخضوع کے ساتھ اس طرح چلتے رہیں کہ نگاہیں نیچی ہوں، دل میں دربارِ الٰہی کی عظمت ہو اور زبان پر لبّیک ہو۔

(۲) ایسی جگہ تک چلتے رہیں جہاں آپ اطمینان سے کھڑے رہ کر دعا کرسکیں۔

(۳) جب ایسی جگہ میسّر آجائے تو نظر اٹھا کر بیت اللہ کو محبّت سے دیکھیں اور تین مرتبہ اللّٰہُ أَکْبَر اور تین مرتبہ لاَ اِلٰہَ إلّا اللّٰہ کہیں۔

(۴) اس کے بعد دعا میں مشغول ہوجائیں، پہلے اللہ کی حمد وثنا کریں پھر درود شریف پڑھیں اور پھر اپنی دنیا وآخرت کی ساری ضرورتیں اللہ تعالی سے مانگیں، یہ قبولیت کی گھڑی ہے اس لئے بہت دھیان کے ساتھ دل لگا کر دعا کریں بالخصوص پوری شریعت پر مکمّل طور پر چلنے، حسنِ خاتمہ، بلاحساب جنّت الفردوس میں داخلے اور اپنے بیوی بچوں، بھائی بہن، رشتہ دار، دوست احباب، پوری امتِ مسلمہ کے لئے بھی دعا کریں، یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے نیک بندوں نے

اس موقع پر جو جو دعائیں کی ہیں وہ ساری ہمارے حق میں قبول فرمالیجئے، اس وقت یہ دعا بھی مسنون ہے:

اللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَبِرًّا وَمَهَابَةً، وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهُ وَعَظَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ وَاعْتَمَرَهُ تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَبِرًّا وَمَهَابَةً[1]

یہ عاجز بندہ بھی آپ سے گزارش کرتا ہے کہ اس کے لئے، اس کے والدین، اساتذہ، مشائخ، اور تمام محبّین، محسنین و متعلقین کے لئے، صحت، عافیت، سعادت، مقبولیت اور رضاءِ الٰہی کے ساتھ دین کی خدمت والی طویل زندگی اور ایمان اور مقامِ صدّیقیت والی موت کی دعا کریں۔

فائدہ: یہ ضروری نہیں ہے کہ بیت اللہ پر پہلی نظر اور دعا کے بعد فوراً عمرہ کریں، آپ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ کسی وقت میں بیت اللہ پر پہلی نظر اور دعا سے فارغ ہو جائیں اور پھر کسی اور وقت میں عمرہ کریں، ہاں اتنا خیال رہے کہ بیت اللہ شریف پر پہلی نظر ایسے وقت میں ڈالیں کہ آپ اطمینان سے دعا کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے دل کی تمام آرزوئیں پیش کر سکیں اس لئے کہ یہ قبولیت کی گھڑی ہے۔

مسئلہ: مسجدِ حرام میں داخل ہونے والا تحیّۃ المسجد نہ پڑھے، اس لئے کہ یہاں کا تحیّہ نماز کے بجائے طواف ہے، اس لئے سب سے پہلے داخل ہو کر طواف کرنا چاہئے۔

مسئلہ: داخل ہونے کے بعد اگر کسی وجہ سے فوراً طواف کا ارادہ نہ ہو تو دو رکعات تحیّۃ المسجد پڑھیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

---

[1] المعجم الاوسط للطبراني، باب الميم، (۱۳۲۶)

طواف کے لئے چند اہم تمہیدی باتیں

طواف کے سلسلے میں چند تمہیدی باتیں ذہن نشین کرلیجئے:

(۱) طواف کے لئے وضوء ضروری ہے، بغیر وضوء کے طواف جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر طواف کے دوران وضوء ٹوٹ جائے تو اسی جگہ طواف کو روک دینا لازم ہے۔

مسئلہ: اگر طواف کے دوران وضوء ٹوٹ جائے تو وضوء کر کے جہاں وضوء ٹوٹا ہے وہاں سے بقیہ طواف کی تکمیل کی جائے، البتہ بہتر اور محتاط طریقہ یہ ہے کہ وضوء کرنے کے بعد اپنے اس آخری چکر کو جس میں وضوء ٹوٹا تھا، حجرِ اسود سے دوبارہ شروع کریں۔[۱]

(۲) طواف شروع ہوگا حجرِ اسود سے اور ختم بھی ہوگا حجرِ اسود پر، اس لئے سب سے پہلے حجرِ اسود کی جگہ معلوم کرنا ضروری ہے، جو حضرات پہلی مرتبہ جا رہے ہیں انہیں ہجوم کے وقت حجرِ اسود کو تلاش کرنے میں کچھ دشواری ہوتی ہے، آسان طریقہ یہ ہے کہ مطاف (مسجدِ حرام کے بیچ والے کھلے حصّے) میں چلے جائیں، وہاں سے آپ کو مطاف کے اردگرد کمان والی دیوار پر ایک سبز رنگ کی بتی (light) نظر آئے گی، اس لائٹ کے بالکل سیدھ میں کعبے کا جو کونہ ہے، اس پر حجرِ اسود ہے، یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ حجرِ اسود والے کونے سے پہلے والا کونہ رکنِ یمانی ہے۔

(۳) طواف کے لئے نیّت شرط ہے، نیّت کے بغیر طواف کا کوئی اعتبار نہیں، طواف کی نیت دل سے کرلینا بھی کافی ہے، لیکن زبان سے بھی کرلینا افضل ہے۔[۲]

---

[۱] مستفاد انوار المناسک، ص:۳۸۰

[۲] احکامِ حج، ص:۵۰

(۴) عمرے کے طواف کے دوران مردوں کے لئے اضطباع سنت ہے، اضطباع کا مطلب یہ ہے کہ اوپر والی چادر کا ایک پلہ بائیں کندھے پر رکھیں اور دوسرے پلے کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دیں، اس طرح دونوں پلے بائیں کندھے پر ہوں گے اور دایاں کندھا کھلا رہے گا، یہ اضطباع طواف کے شروع سے اخیر تک یعنی ساتوں چکروں میں باقی رکھنا ہے، اضطباع نہ طواف سے پہلے سنت ہے نہ طواف کے بعد، طواف سے فارغ ہوتے ہی اضطباع ختم کر کے چادر سے اپنے دونوں کندھوں کو ڈھانک لیں۔

مشورہ: حجرِ اسود سے طواف شروع ہوگا، اس لئے حجرِ اسود کے قریب پہنچنے سے پہلے اضطباع کر لیں۔

(۵) طواف کے پہلے تین چکروں میں مردوں کے لئے رمل بھی سنت ہے،[۱] رمل کا معنی یہ ہے کہ پہلوانوں کی طرح ذرا اکڑ کر دونوں کندھوں کو ہلاتے ہوئے، کچھ تیزی سے جھپٹ کر چلیں، (دوڑنے سے بچیں، اس لئے کہ یہ غلط ہے)۔

مسئلہ: طواف کرتے ہوئے اتنا ہجوم ہو گیا کہ رمل نہیں کر سکتا تو بغیر رمل کے طواف پورا کر لے۔

مسئلہ: رمل کا وقت پہلے تین چکروں میں ہے، اگر کوئی پہلے تین چکروں میں رمل کرنا

---

[۱] جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام مدینہ منوّرہ ہجرت کر کے گئے تو وہاں کی آب و ہوا کی وجہ سے بخار ہوا، جب عمرۃ القضا کے لئے تشریف لائیں تو کفارِ مکّہ جبل ابوقبیس پر بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ مدینہ کی بخار نے ان بیچاروں کو کمزور کر دیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح چلو تا کہ ان کو پتا چلے کہ مدینہ کے بخار نے کسی کو کمزور نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ ادا اتنی پسند آئی کہ قیامت تک حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے اس کو مستحب قرار دیا ہے۔

بھول جائے یا تین سے کم چکروں میں رمل کرے تو بعد کے چکروں میں اس کی قضا نہیں ہوگی اور کچھ لازم بھی نہیں ہوگا۔[1]

مسئلہ: عورتوں کے لئے نہ اضطباع ہے نہ رمل۔

(٦) طواف شروع کرنے سے لے کر ختم کرنے تک ہر چکر میں حجرِ اسود کا استلام ہوگا، آسانی کے ساتھ اس کے دو قابلِ عمل طریقے ہیں:

(الف) حجرِ اسود کے اوپر دونوں ہتھیلیوں کو اس طرح رکھیں جس طرح سجدے میں رکھی جاتی ہیں، اور ان دونوں کے درمیان چہرہ رکھ کر حجرِ اسود کو آہستہ سے بغیر آواز کے بوسہ دیں،

(ب) اگر ہجوم کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو دور ہی سے حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی اونچائی تک بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ أَكْبَرُ کہتے ہوئے اٹھائیں، یہ خیال کریں کہ ہاتھ حجرِ اسود پر رکھے ہوئے ہیں اور پھر ہتھیلیوں (کے اندرونی حصّے) کو بوسہ دیں، ان دو شکلوں میں سے کوئی بھی ایک ہو جائے تو استلام ہو گیا۔

فائدہ: ہجوم کی صورت میں استلام کی دوسری شکل کو اختیار کیا جائے، اس میں بھی قریب سے بوسہ لینے کے برابر ثواب ملے گا۔

مسئلہ: خیال رہے کہ حجرِ اسود کو بوسہ دینا سنّت ہے اور دوسروں کو تکلیف دینا حرام ہے۔

---

[1] کتاب المسائل: ۳/۲۴۷

مسئلہ: خواتین کو نامحرموں کی بھیڑ میں بالکل نہیں جانا چاہئے۔

(۷) جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اس کے لئے چل کر طواف کرنا واجب ہے اور بلا عذر وہیل چیر (wheelchair) وغیرہ سواری پر طواف کرنے سے دم واجب ہوتا ہے۔

(۸) طواف کرتے ہوئے اس بات کا پورا خیال رکھا جائے کہ بایاں بازو بیت اللہ کی طرف رہے، نہ سینہ بیت اللہ کی طرف ہو نہ پشت، اس لئے کہ حجرِ اسود کے استلام کے علاوہ کسی اور جگہ بیت اللہ کی طرف سینہ یا پشت کرنا جائز نہیں ہے، طواف کرتے ہوئے نظر سامنے اور نیچی رہے، اپنا دھیان اللہ کی طرف رکھیں اور عاجزی اور تواضع کے ساتھ سیدھے چلتے رہیں، یہ ادھر اُدھر دیکھنے کا وقت نہیں ہے۔

مسئلہ: دورانِ طواف کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرنا اور اس کو دیکھتے رہنا مکروہِ تنزیہی اور خلافِ ادب ہے۔[1]

مسئلہ: طواف کرتے ہوئے اگر کوئی جان بوجھ کر اپنے سینے یا پشت کا رخ بیت اللہ کی طرف کرلیتا ہے تو طواف کا اتنا حصّہ معتبر نہیں ہوگا، اور جتنے فاصلے تک یہ حالت رہی ہے، پیچھے لوٹ کر طواف کے اتنے حصّے کو دوبارہ کرنا ضروری ہے۔[2]

مسئلہ: بعض لوگ اپنے ساتھیوں سے الگ ہوجانے کے ڈر سے طواف کے دوران چلتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں، اس سے احتیاط کریں، شدید ضرورت کے موقع پر رک کر پیچھے مڑ کر دیکھ لیں اور پھر دوبارہ رُخ سیدھا کر کے چلنا شروع کریں۔

---

[1] انوار المناسک، ص:۳۷۶

[2] کتاب المسائل: ۲۴۴/۳

مسئلہ: اگر طواف کے دوران اپنی کوشش کے باوجود ہجوم میں دھکّے کی وجہ سے سینہ یا پشت کعبے کی طرف ہوجائے تو طواف میں خرابی نہیں آئے گی اور کچھ لازم نہیں ہوگا۔[1]

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے یہاں کیفیت (quality) کی قدر ہے، نہ کہ صرف کمّیت (quantity) کی، اس لئے زیادہ طواف کرنے کی کوشش کے ساتھ اس بات کی طرف بھی توجہ رہے کہ تمام سنن اور آداب کی رعایت کے ساتھ صحیح طریقے سے طواف ہو، ایسا نہ ہو کہ جلدی سے کرنے کی وجہ سے دوسروں کی ایذاء کا سبب ہو جو کہ حرام ہے، اسی طرح زیادہ تعداد کی لالچ میں طواف کرتے ہوئے اِدھر اُدھر گھسنے کی وجہ سے کعبے کی طرف کبھی سینہ ہوجائے اور کبھی پشت، جس کی وجہ سے طواف ہی خراب ہوجائے۔

(۹) احرام کی حالت میں حجرِ اسود کو بوسہ دینے، رکنِ یمانی کو ہاتھ لگانے اور ملتزم پر چمٹنے سے احتیاط کریں، اس لئے کہ احرام کی حالت میں جسم یا کپڑوں پر خوشبو نہیں لگنی چاہئے، اور آج کل حجرِ اسود، رکنِ یمانی اور ملتزم پر لوگ خوشبو لگادیتے ہیں، اس لئے خوشبو لگنے کا قوی احتمال ہے جس سے دم لازم آسکتا ہے۔

مشورہ: چونکہ کبھی کبھی ہجوم کی وجہ سے ایک دوسرے سے طواف کے دوران الگ ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، اس لئے مناسب یہ ہے کہ طواف شروع کرنے سے پہلے ایک meeting point (ملنے کی جگہ) متعین کرلیں کہ اگر طواف میں ایک دوسرے سے الگ ہوگئے تو اس متعین جگہ پر طواف کے بعد ملیں گے، اور پھر طواف کے بعد سب وہیں جمع ہوجائیں۔

---

[1] کتاب المسائل: ۲۴۵/۳

طواف کا طریقہ

(۱) طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ بند کردیں۔

(۲) بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے حجرِ اسود کی بائیں جانب کھڑے ہو کر بلا ہاتھ اٹھائے عمرے کے طواف کی نیت کریں:

اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے سات چکر عمرے کا طواف کر رہا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کیجئے اور میری طرف سے قبول کر لیجئے!

مشورہ: ہمارے زمانے میں طواف میں ہجوم رہتا ہے، اس لئے ایسا کریں کہ حجرِ اسود کے کونے پر پہنچنے سے پہلے اضطباع کر کے طواف کی نیت کرلیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہجوم میں چلتے چلتے آپ حجرِاسود سے گذر جائیں اور اس کے بعد طواف کی نیت کریں، نیز کبھی کبھی ہجوم کی وجہ سے وہاں اتنی دیر کھڑے رہنے کا موقع بھی نہیں ملتا ہے۔

(۳) نیت کے بعد دائیں طرف ہٹ کر حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ[1] کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو نماز کی طرح کانوں تک اُٹھائیں اور ہتھیلیوں کا رُخ بیت اللہ کی طرف رکھیں، اور پھر دونوں ہاتھوں کو چھوڑ دیں، بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا اور ہاتھ اٹھانا ایک ساتھ ہو۔

(۴) اب حجرِاسود کا استلام کریں، یعنی حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی اونچائی تک بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے اٹھائیں اور ان کو بغیر آواز کے

---

[1] احکامِ حج، ص ۵۱، غنية الناسك، ص: ۱۰۳

بوسہ دیں، (ظاہر ہے کہ لمبے قد والا آدمی اپنے ہاتھوں کو کم اٹھائے گا اور پست قد والا زیادہ اٹھائے گا)، حجرِ اسود عام آدمی کے سینے سے کچھ نیچے ہوتا ہے۔

(۵) اب دائیں جانب چلنا ہے، چلنے سے پہلے حجرِ اسود کے سامنے ہی دائیں طرف اس طرح پھر جائیں کہ بایاں بازو حجرِ اسود اور کعبے کی طرف ہو جائے اس لئے کہ طواف کے دوران حجرِ اسود کے استلام کے علاوہ کسی اور جگہ سینے یا پشت کو بیت اللہ کی طرف کرنا ممنوع ہے۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ ہر وہ کام جو خشوع اور عاجزی کے منافی ہو اسے چھوڑ دیں۔

مسئلہ: طواف کو دھیان اور سکون سے کرنا چاہئے۔

فائدہ: کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ہجوم کے وقت یہ سارے کام ایک جگہ رُک کر کیسے ہوں گے؟ جواب یہ ہے کہ ہجوم کے وقت آسان طریقہ یہ ہے کہ چلتے چلتے جب حجرِ اسود کے سامنے آئیں تو اپنے قدموں کو سیدھا ہی رکھیں اور صرف اپنے چہرے اور سینے کو حجرِ اسود کی طرف کر کے استلام کریں اور استلام کے بعد سینے اور چہرے کو دوبارہ سیدھا کر کے آگے چلنا شروع کر دیں، اور اگر ہجوم اتنا زیادہ ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے بھی ٹھہرنے کی گنجائش نہیں ہے تو استلام کئے بغیر اگر یوں ہی گذر جائے گا تب بھی مضائقہ نہیں ہے۔

(۶) اب نظر نیچے کئے ہوئے چلنا شروع کریں، پہلے تین چکّروں میں ذرا اکڑ کر دونوں کندھوں کو ہلاتے ہوئے تیزی سے چلیں۔

(۷) چلتے چلتے آپ رکنِ یمانی پر پہنچیں گے، رکنِ یمانی بیت اللہ کا وہ کونہ ہے جو

حطیم کے بعد حجرِ اسود والے کونے سے پہلے ہے۔

(۸) رکنِ یمانی پر سنت یہ ہے کہ سینہ اور چہرہ بیت اللہ کی طرف کئے بغیر دونوں ہاتھوں کو یا صرف دایاں ہاتھ اس پر پھیریں، بشرطیکہ اس پر خوشبو نہ ہو اور کسی کو تکلیف نہ ہو، اگر ہجوم یا خوشبو کی وجہ سے ہاتھ لگانا دشوار ہو تو یوں ہی گذر جائیں اور ہاتھ سے اشارہ نہ کریں۔

مسئلہ: رکنِ یمانی کے پاس بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا، ہاتھوں کو اٹھانا یا بوسہ دینا، یہ سب خلاف سنّت ہے۔

(۹) رکنِ یمانی سے گزرتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ العَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ الدُّنْيَاوَالآخِرَةِ

(۱۰) اس کے بعد حجرِ اسود کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا مسنون ہے:

رَبَّنَا آتِنَا فِيْ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِيْ الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(۱۱) چلتے چلتے آپ دوبارہ حجرِ اسود پر پہنچیں گے، پہلے حجرِ اسود کی طرف رخ کریں اور پھر بِسْمِ الله والله اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الحَمْدُ کہتے ہوئے استلام کریں، یہ ایک چکر ہوا، اس طرح سات چکر مکمل کریں، ساتویں چکر کے بعد استلام کرنے پر طواف مکمل ہوگا۔

فائدہ: طواف کے دوران ذکر اللہ اور دعا میں مشغول رہنا افضل ہے، تلاوت بھی جائز ہے، بہتر یہ ہے کہ جو دعائیں آپ کو یاد ہوں وہ کریں، اپنی زبان میں بھی دین و دنیا کی حاجتیں اللہ تعالیٰ سے مانگیں، کلمہ طیّبہ، تیسرا کلمہ، چوتھا کلمہ، درود شریف، استغفار وغیرہ اذکار بھی پڑھیں، طواف کی حالت میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، یہ دعا ضرور کریں کہ اے

اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صلحاء نے اس موقع پر جو دعائیں کی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرمالیجئے!

فائدہ: حج اور عمرے کی بعض کتابوں میں طواف کے ہر چکر کے لئے الگ الگ دعائیں لکھی ہیں، یہ دعائیں فی نفسہ صحیح ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صلحاء سے منقول ہیں، لیکن یہ دعائیں طواف کے لئے متعیّن نہیں ہیں اور اس ترتیب سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت نہیں ہیں، اگر ایک ہی چکر میں یہ ساری دعائیں پڑھ لیں، یا الگ الگ چکر میں، یا چند چکروں میں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر ان کو بالکل نہ پڑھیں تب بھی کوئی مضائقہ نہیں، بہتر یہ ہے کہ اپنی سمجھ کے مطابق اپنی دنیوی اخروی ضرورتیں اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کریں، اس طرح خشوع وخضوع بھی نصیب ہوگا۔

فائدہ: طواف میں چلّا چلّا کر انفرادی یا اجتماعی دعا، ذکر یا تلاوت کرنا غلط ہے، یہ سارے کام اس طرح کریں کہ دوسروں کے طواف اور ان کی عبادت میں خلل نہ ہو، ایک دوسرے کو زور زور سے دعا پڑھاتے ہیں، یہ بھی غلط ہے۔

مشورہ: دعاؤں کے لئے **الحزب الاعظم**، **مناجاتِ مقبول**، **المعوّذات**، **الاستغفار** **اور نورانی دعائیں** لے لیجئے، یہ کتابیں طواف میں بھی کام آئیں گی اور حج کے پانچ دنوں میں بھی۔

مسئلہ: طواف کے دوران کسی جگہ دعا کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے، اس لئے بغیر عذر کے طواف کرتے ہوئے کسی جگہ نہ ٹھہریں۔

مسئلہ: طواف کے دوران نمازی کے آگے سے گذرنا منع نہیں ہے، اور طواف کے

علاوہ کم از کم سجدے کی جگہ کو چھوڑ کر اس کے آگے سے گذریں۔[1]

مسئلہ: طواف کے دوران فرض نماز شروع ہو جائے تو طواف موقوف کر کے نماز میں شریک ہو جائیں اور نماز کے فوراً بعد وہیں سے دو بارہ شروع کر کے طواف ختم کر کے طواف کی دو رکعات پڑھ کر سنن ونوافل ادا کریں۔

مسئلہ: طواف کے دوران یا طواف کے علاوہ مقامِ ابراہیم کا استلام یا اس کو بوسہ دینا منع ہے۔

طواف کے بعد

(۱) طواف کے بعد اضطباع ختم کرلیں۔

(۲) مقامِ ابراہیم کے پیچھے جا کر طواف کی دو رکعات واجب نماز ادا کریں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو، اگر مکروہ وقت ہو تو اس کے گذر جانے کے بعد پڑھیں، مسنون یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں۔[2]

مسئلہ: نماز ادا کرنے کے لئے مقامِ ابراہیم کے پیچھے اس طرح کھڑے رہیں کہ مقامِ ابراہیم آپ کے اور کعبے کے بیچ میں ہو جائے، اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر مقامِ ابراہیم کے پیچھے کی جانب کسی بھی جگہ نماز ادا کرلیں، اور یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر مسجدِ حرام میں کسی بھی جگہ ادا کرلیں، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو حرمِ مکّی میں کسی بھی جگہ ادا کرلیں۔

---

[1] کتاب المسائل: ۴۲۸/۳

[2] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي صلّى الله عليه وسلّم، (۱۲۳۱)

مسئلہ: ان دو رکعتوں کو حدودِ حرم کے باہر ادا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔[1]

مسئلہ: ہجوم کے وقت یہ دو رکعات اس طرح پڑھنا کہ طواف کرنے والوں کو تکلیف ہو غلط ہے، ایسے موقع پر ایک طرف ہٹ کر مقامِ ابراہیم سے ذرا فاصلے سے پڑھ لیں، مگر بلاضرورت دور نہ جائیں، اسی طرح ہجوم کے وقت دو رکعات کے بعد دعا بھی مختصر کریں۔

مسئلہ: طواف کی یہ دو رکعتیں طواف کے فوراً بعد پڑھنی چاہئے، بلا عذر تاخیر مکروہ ہے۔

مسئلہ: نماز کے مکروہ اوقات میں طواف کرنا مکروہ نہیں، البتہ ان اوقات میں طواف کی دو رکعتیں پڑھنا مکروہ ہے۔[2]

مسئلہ: کئی طواف کر کے سب کی دو دو رکعتوں کو ایک ہی وقت میں پڑھنا مکروہ ہے، ہاں وقتِ مکروہ ہو تو کوئی حرج نہیں کہ کئی طواف کر لے پھر وقتِ مکروہ نکل جانے کے بعد ہر طواف کی دو دو رکعتیں ایک ہی وقت میں ادا کریں۔[3]

(۳) نماز سے فراغت پر اہتمام کے ساتھ دعا کریں کہ یہ بھی قبولیت کا موقع ہے۔

فائدہ: اس موقع کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے ایک بہت عمدہ دعا منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلاَنِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ، وَتَعْلَمُ مَافِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

---

[1] غنية الناسك، ص:۱۱۶، احکام حج، ص:۵۶، ۵۷

[2] غنية الناسك، ص:۹۸

[3] مستفاد احکامِ حج، ص:۵۶

أَسْأَلُكَ إِيْمَاناً يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْناً صَادِقاً حَتّٰى أَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِيْ إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضىً بِمَا قَسَمْتَ لِيْ[1]

یہ دعا بھی نہ بھولیں کہ اے اللہ! آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صلحاء نے اس مقام پر جو دعائیں مانگی ہیں وہ بھی میرے حق میں قبول کر لیجئے۔

ملتزم پر

(۱) دعا کے بعد اب ملتزم پر آئیں۔

فائدہ: ملتزم حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان تقریباً ڈھائی گز کی جگہ ہے، ہر طواف کے بعد اس سے چمٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے، یہ قبولیت کی خاص جگہ ہے، یہاں کی کیفیت ہی کچھ اور ہے، دل نرم ہو جاتا ہے، رقّت طاری ہوتی ہے، آنکھوں سے آنسو موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگتے ہیں، وہاں سے ہر شخص یہ قوی احساس لیکر لوٹتا ہے کہ میں نے جو کچھ مانگا ہے میرے اللہ نے منظور کر لیا ہے اور میری جھولی بھر دی ہے، اس لئے دل کی ساری مرادیں مانگیں کہ ربِّ کریم کی چوکھٹ سے لگے ہوئے کھڑے ہیں۔

مشورہ: احرام کی حالت میں ملتزم سے چمٹنا مناسب نہیں، اس لئے کہ وہاں اکثر خوشبو لگی رہتی ہے، آپ ملتزم کے سامنے کھڑے ہو کر دعا کریں، اگر ہجوم کی وجہ سے یہ بھی ممکن نہ ہو تو رہنے دیں، عمرے سے فارغ ہو کر احرام سے نکلنے کے بعد رات میں کسی

---

[1] المعجم الأوسط باب الميم من اسمه محمد، (۴۵۹۷) یہ دعا طواف کی دو رکعتوں کے بعد پڑھنی چاہئے، البتہ کون سی جگہ میں پڑھی جائے؟ اس سلسلہ میں مقامِ ابراہیم، حجرِ اسود اور ملتزم کے مقامات الگ الگ اقوال میں منقول ہیں۔

وقت جب ہجوم کم ہو نفل طواف کے بعد وہاں جائیں، بلکہ جتنی مرتبہ ہو سکے جائیں اور چمٹ کر خوب دعا کریں، اس سیاہ کار کو اور اس کے تمام متعلقین کو اور پوری امت کو بھی ضرور یاد رکھیں۔

(۲) ملتزم سے چمٹ جائیں، یہ مسنون ہے، اس پر اپنا سینہ اور دایاں رخسار اور کبھی بایاں رخسار رکھیں اور دونوں ہاتھوں کو دیوار کے ساتھ سر سے اوپر لمبا پھیلائیں اور رو رو کر دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے اس غلام کی طرح معافی مانگیں جو اپنے آقا کا دامن پکڑ کر اپنی خطاؤں کی معافی مانگتا ہے، اگر ہجوم کی وجہ سے یا خوشبو لگ جانے کے ڈر سے یہ نہ ہو سکے تو اس کے قریب کھڑے ہو کر آہ و زاری کے ساتھ دعا کریں بشرطیکہ طواف کرنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔

زمزم

(۱) ملتزم پر دعا کے بعد زمزم سے سیراب ہوں، کسی بھی جگہ سے زمزم پی سکتے ہیں۔

(۲) قبلہ رو کھڑے ہو کر تین سانس میں پیٹ بھر کر پئیں، ہر مرتبہ شروع میں بسم اللہ اور اخیر میں الحمد للہ پڑھیں۔

(۳) کچھ پانی سر اور چہرے پر بھی ملیں اور بدن پر بھی چھڑکیں، مگر مسجد کی صفائی کا خیال رہے۔

(۴) اب قبلے کی طرف رُخ کر کے دعا کریں، اس لئے کہ زمزم پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے، دعا کریں کہ اے اللہ! اس کی برکت سے مجھے قیامت کے دن کی پیاس سے بچا لے، اس کے ساتھ دنیا و آخرت کی تمام بھلائی کی دعا کریں اور یہ دعا ضرور کریں کہ اے

اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صلحاء نے اس موقع پر جو دعائیں کی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرمالیجئے! ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے یہ دعا بھی منقول ہے:

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ[1]

فائدہ: جب تک مکّہ مکرّمہ میں قیام رہے زمزم خوب پئیں اور پینے کے بعد خوب دعا کریں۔

(۵) زمزم پینے سے فارغ ہونے کے بعد سعی سے پہلے حجرِ اسود کے سامنے آئیں اور استلام کریں، سعی سے پہلے کا یہ استلام مستحب ہے۔

سعی

عمرے کی یہ سعی واجب ہے، سعی صفا سے شروع ہوکر مروہ پر ختم ہوتی ہے، صفا اور مروہ یہ دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حضرت ہاجر علیہا السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پریشانی کو دیکھ کر پانی تلاش کرنے کے لئے دوڑی تھیں، اب تعمیر کی وجہ سے پہاڑیاں نظر نہیں آتیں، ان کے کچھ نشان نظر آتے ہیں۔

مسئلہ: سعی نیچے کرنا بہتر ہے، اور اوپر کے فلور پر جائز ہے۔

مسئلہ: سعی کے لئے وضوء ضروری نہیں، مستحب ہے۔

مسئلہ: طواف سے فارغ ہوکر اسی وقت سعی کرنا سنّت ہے، اگر کسی عذر کی وجہ سے تاخیر ہو تو کوئی حرج نہیں، بلا عذر تاخیر مکروہ ہے۔

---

[1] فتح القدير: ۵۰۶/۳

مسئلہ: بلا عذر سوار ہو کر سعی کرنے سے دم واجب ہوگا۔

(۱) صفا کے قریب پہنچ کر اگر ہو سکے تو پڑھیں:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ[۱]

(۲) صفا پر اتنا چڑھیں کہ ستونوں کے درمیان سے کعبہ نظر آئے، زیادہ اوپر چڑھنا مکروہ ہے۔

فائدہ: صفا پر مسعیٰ کی طرف جو سب سے پہلا ستون ہے اس کی بائیں جانب آپ قبلہ رو ہو کر کھڑے رہیں گے تو وہاں سے آپ کو بیت اللہ نظر آئے گا۔

(۳) قبلہ رُخ کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے سعی کی نیت کریں کہ اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا مروہ کے درمیان سعی کی نیت کرتا ہوں، آپ اسے قبول کر لیجئے اور آسان کیجئے! یہ نیّت سنّت ہے۔

(۴) اب قبلہ رو کھڑے ہو کر بیت اللہ پر نظر جماتے ہوئے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں جس طرح دعا کے لئے اٹھائے جاتے ہیں اور بآوازِ بلند[۲] لاَ اِلٰهَ الاَّ اللّٰهُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لاَ اِلٰهَ الاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ،لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَنْجزَ وَعْدَهُ، وَنَصرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، تین مرتبہ پڑھیں۔[۳]

---

[۱] صحيح مسلم،كتاب الحج،باب حجة النبي صلّى الله عليه وسلّم،(۱۲۳۲)

[۲] احکام حج،ص:۶۲

[۳] صحيح مسلم،كتاب الحج باب حجة النبي صلّى الله عليه وسلّم،(۱۲۳۱)

مسئلہ: عورتیں مذکورہ دعا آہستہ سے پڑھیں۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر کانوں تک ہاتھ اٹھانا غلط ہے۔

(۵) اب آہستہ سے درود شریف پڑھیں اور دل لگا کر دعا کریں، کم از کم پچیس (۲۵) آیات کی مقدار ٹھہریں، یہ بھی قبولیت کی جگہ ہے، یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صلحاء نے جو دعائیں اس مقام پر مانگی ہیں وہ میرے حق میں بھی قبول کر لیجئے۔

فائدہ: صفا اور مروہ دونوں پر پہنچ کر ہر مرتبہ قبلے کی طرف رُخ کر کے نمبر ۴ اور ۵ پر مذکورہ طریقے سے دعا کرنی ہے، یہ قبولیت کا وقت ہے۔

(۶) دعا سے فارغ ہو کر مروہ کی طرف اپنی عام رفتار سے اطمینان کے ساتھ چلیں، زبان پر دعا، ذکر، استغفار، تلاوت وغیرہ جاری رہے۔

(۷) چلتے چلتے جب سبز بتیاں چھ ہاتھ کے فاصلے پر رہ جائیں تو مرد حضرات تیزی سے چلنا شروع کریں اور دوسری سبز بتیوں کے بعد بھی چھ ہاتھ تک اسی طرح تیز چلتے رہیں۔

عورتیں اس حصّے میں بھی اپنی عام رفتار سے چلیں۔

فائدہ: مرد حضرات آگے پہنچ کر دوسری بتّیوں کے بعد اپنی عورتوں کا انتظار کر سکتے ہیں۔

فائدہ: جس حصّے میں تیز چلنا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اوپر چھت پر سبز بتّیاں

ہیں، بتّیوں سے چھ ہاتھ پہلے تیزی سے چلنا شروع کریں اور ان بتّیوں کے ختم ہونے کے بعد چھ ہاتھ پر ختم کریں۔

فائدہ: سبز بتّیوں کے درمیان تیزی سے چلتے وقت یہ دعا حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ[1]

یہ بھی قبولیّت کا وقت ہے۔

مسئلہ: تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے، اسی طرح سبز بتّیوں والی جگہ کے علاوہ میں جھپٹ کر چلنا بھی غلط ہے۔

(۸) اس کے بعد مروہ تک اپنی عام رفتار سے اطمینان کے ساتھ چلتے رہیں اور مروہ پہنچ کر وہی کریں جو صفا پر کیا تھا، یہ ایک چکر ہوا، یہ بھی دعا کی قبولیّت کی جگہ ہے۔

فائدہ: یہاں سے چونکہ بیت اللہ نظر نہیں آتا اس لئے بیت اللہ کی طرف رُخ کرنے کے لئے فرش کے ماربل سے مدد لی جاسکتی ہے جو قبلہ رُخ بچھائے گئے ہیں۔

(۹) دعا کے بعد دوبارہ صفا کی طرف عام رفتار سے چلنا ہے، سبز بتّیوں کے درمیان تیز چلنا ہے اور پھر عام رفتار سے صفا پر پہنچنا ہے اور وہی کام کرنا ہے جو پہلی دفعہ کر چکے ہیں، یہ دوسرا چکر مکمل ہوا، اس طرح سات چکر مکمل کرنے ہیں، ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔
(۱۰) سعی سے فارغ ہو کر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو مطاف کے کنارے پر یا حرم شریف میں جہاں چاہیں دو رکعات نفل پڑھیں، یہ مستحب ہے۔

[1] مصنّف ابن أبي شيبة، كتاب الحج، باب ما يقول الرجل فى المسعى، (۱۵۸۱۲، ۱۵۸۰۷)

مسئلہ: سعی سے فارغ ہوکران دورکعات کومروہ پر پڑھنا بدعت ہے۔

مسئلہ: سعی کے دوران فرض نماز یا جنازے کی نماز شروع ہوجائے تو سعی روک کر نماز میں شریک ہوجائیں اور فارغ ہوکر جہاں رُکے تھے وہیں سے دوبارہ شروع کرکے تکمیل کرلیں۔

مسئلہ: سعی کے درمیان اگر وضوء ٹوٹ جائے تو وضوء کرنا لازم نہیں ہے، بلکہ مستحب ہے، وضوء کرنے کی صورت میں جس جگہ سے چھوڑ کر جائیں وہیں سے دوبارہ شروع کر کے سعی کے چکر پورے کرلیں۔

فائدہ: سعی صرف حج یا عمرے کے دوران ہوتی ہے، نفل طواف کی طرح نفل سعی نہیں ہے۔

حلق یا قصر

سعی سے فارغ ہوکر اب حلق یا قصر کرائیں، بہتر ہے کہ قبلہ رخ بیٹھ کر اپنی داہنی جانب سے شروع کریں۔

عورتیں اپنے بالوں کی چوٹی کے اخیر سے ایک انگلی کے پوروے سے کچھ زیادہ (تقریباً ایک انچ) کاٹیں۔

مسئلہ: حلق یا قصر واجب ہے، اس کے بغیر کوئی فرد احرام سے نہیں نکل سکتا، یہ عمرے کا آخری کام ہے۔

مسئلہ: حلق یا قصر سے پہلے مونچھوں کو درست کرنا، ناخن تراشنا یا بغل وغیرہ کے بال صاف کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: حلق کرنے کے لئے خوشبودار صابون کا استعمال نہ کریں۔

فائدہ: حلق کے معنی ہیں منڈوانا اور قصر کے معنی ہیں کتروانا، مگر کتروانے سے وہ کتروانا مراد ہے جو شریعت نے مقرّر کیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ پورے سر کے بالوں میں سے ایک انگلی کے پورو ے، یعنی انگلی کے تہائی حصّے کے برابر یا اس سے کچھ زائد[1] (تقریباً ایک انچ) کاٹا جائے، اگر کسی کے بال ایک انچ سے کم ہیں تو ایسے شخص کے لئے حلق متعین ہے اور قصر جائز نہیں، بعض لوگ سر کے بال اِدھر اُدھر سے تھوڑا تھوڑا کاٹ دیتے ہیں اور کافی سمجھتے ہیں، یاد رہے کہ اس سے امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی شخص احرام سے نہیں نکلتا، اگر کوئی اس طرح کرے گا اور اپنے آپ کو احرام سے فارغ سمجھ کر ممنوعاتِ احرام میں سے کسی کا ارتکاب کرے گا تو دم لازم آئے گا، مثلاً چوبیس گھنٹوں تک سلا ہوا کپڑا پہن لیا، یا عضوِ کامل پر خوشبو لگالی، یا میاں بیوی والے تعلقات قائم کر لئے، تو ان سب صورتوں میں دم لازم آئے گا، اس لئے کہ ایسا شخص احرام سے نکلا ہی نہیں ہے۔

فائدہ: حلق اور قصر میں افضل حلق ہی ہے، اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بال منڈوانے والوں کے لئے تین مرتبہ رحمت اور مغفرت کی دعا فرمائی، اور بال کتروانے والوں کے لئے صرف ایک مرتبہ، ایک عاشق امتی کے لئے اس سے بہتر کیا ہوسکتا ہے کہ سر منڈوا کر وہ اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا کا تین مرتبہ مستحق بنے، عاشق ہر وہ کام کرتا ہے جو معشوق کو زیادہ پسند ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حلق زیادہ پسند ہے

---

[1] شامی: ۶۱۱/۳

اس لئے ہمیں وہی کرنا چاہئے۔

مسئلہ: مردوں کے لئے احرام سے نکلنے کے لئے سر کے بالوں کے چوتھائی حصّے کا حلق یا قصر واجب ہے، اور پورے سر کا حلق یا قصر سنت ہے۔

مسئلہ: چوتھائی سر کی مقدار منڈوانے یا کتروانے سے آدمی احرام سے تو نکل جائے گا، مگر اس طرح بال منڈوانا یا کتروانا مکروہِ تحریمی اور گناہ کا کام ہوگا۔[1]

مسئلہ: مستحب ہے کہ حلق یا قصر کراتے وقت تکبیر کہیں اور دعا مانگیں۔

مسئلہ: بعض عورتوں کے تمام بال برابر نہیں ہوتے، بلکہ لمبے چھوٹے ہوتے ہیں، ایسی صورت میں ایسی جگہ سے ایک انچ کاٹنا ضروری ہے جہاں سر کے بالوں میں سے کم از کم ایک چوتھائی آجائیں، مثلاً اگر عورت کے سر سے ۱۰۰ بال لٹک رہے ہیں، اور جہاں سے وہ کاٹ رہی ہے وہاں صرف دس بال ہیں تو یہ کافی نہیں، کم از کم ۲۵ بال کاٹنا ضروری ہے۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے حلق جائز نہیں، وہ صرف قصر کرسکتی ہیں۔[2]

مسئلہ: جب کوئی مرد یا عورت عمرے کے تمام ارکان سے فارغ ہوجائے تو اس کے لئے اپنے سر کا حلق یا قصر خود کرنا جائز ہے، اسی طرح اپنے حلق یا قصر سے پہلے کسی اور کا حلق یا قصر کرنا بھی اس کے لئے جائز ہے۔[3]

مسئلہ: جس مرد کے سر پر خلقۃً یا قریبی مدّت میں عمرہ کرنے کی وجہ سے بال نہ ہوں تو

---

[1] مستفاد انوارِ مناسک، ص: ۵۳۰

[2] غنية الناسك، ص: ۱۷۳

[3] مستفاد کتاب المسائل: ۳/۳۴۱

احرام سے نکلنے کے لئے سر پر صرف استرا پھیر لینا کافی ہے، ان شاء اللہ اس صورت میں

بھی حلق کا ثواب ملے گا۔[1]

حلق یا قصر کے بعد عمرے سے فراغت ہوگئی اور احرام کے ممنوعات ختم ہوگئے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ (آمین)

مکّہ مکرّمہ میں قیام

۱) جب تک مکّہ مکرّمہ میں قیام رہے، یہ خیال دامن گیر رہے کہ شاید یہ میری آخری حاضری ہو، موت کا کوئی بھروسہ نہیں، ہوسکتا ہے دوبارہ حاضری نصیب نہ ہو، ساتھ ساتھ امید بھی رکھنی ہے اور دعا بھی کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ بار بار حاضری نصیب فرمائیں اور موت بھی یہیں عطا فرمائیں، اگر امید کے ساتھ خوف رہے گا تو وقت کی قدر ہوگی۔

۲) زیادہ سے زیادہ وقت طواف، نماز، تلاوت، ذکر وغیرہ عبادتوں اور نیک کاموں میں خرچ کریں، بیت اللہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

۳) حرم شریف میں کم از کم ایک قرآن ختم کرنے کی کوشش کریں۔

۴) اِدھر اُدھر بازار وغیرہ میں وقت برباد نہ کریں، وہاں کی مادّی چیزیں دنیا میں ہر جگہ ملتی ہیں، لیکن وہاں کی روحانی نعمتیں دنیا میں کہیں بھی نہیں ملیں گی۔

۵) پانچ وقت کی نمازوں کا باجماعت اہتمام ہو، ایک نماز ایک لاکھ کے برابر ہوگی اور جماعت کے ساتھ پچیس لاکھ (ڈھائی ملین) کے برابر۔

---

[1] غنية الناسك، ص: ۱۷۴

۶) زبان پر ہر وقت اللہ کا ذکر ہو، اسی طرح توبہ اور استغفار کا اہتمام ہو۔

۷) کثرت سے عمرہ کرنا مستحب ہے۔

۸) زیادہ سے زیادہ وقت حرم شریف میں اور بالخصوص طواف میں گزرے، اس لئے کہ طواف ایسی عبادت ہے جو صرف حرمِ مکّی میں ادا ہو سکتی ہے، اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ مکّہ مکرّمہ میں نفل نماز سے نفل طواف افضل ہے، طواف کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوْعًا لَا يَضَعُ قَدَماً وَلَا يَرْفَعُ أُخْرٰي إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً[1]

جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کی ایک خطا معاف کرتا ہے، اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

لہٰذا زیادہ سے زیادہ طواف کریں، اپنی طرف سے کریں، اپنے ماں باپ کی طرف سے، اپنے بھائی بہنوں کی طرف سے، اپنے رشتہ دار اور دوست احباب کی طرف سے، اپنے اساتذہ اور مشائخ کی طرف سے، صلحاءِ امت، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرف سے اور پوری امت کی طرف سے کریں، آپ سے التجا ہے کہ اس سیاہ کار اور اس کے والدین کی طرف سے کم از کم ایک ایک طواف ضرور کریں، اگر عمرے کی توفیق ہو جائے تو بہت بڑا احسان ہوگا، سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے طواف کریں اور اس پورے طواف میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں۔

---

[1] صحیح ابن حبان، کتاب الحج، باب ذکر رفع الدرجات وکتب الحسنات وحط السیئات، (۸۹۶۳)

مسئلہ: نفل طواف کے لئے نہ احرام ضروری ہے، نہ اس میں رمل یا اضطباع ہے، نہ اس کے بعد سعی ہے۔

مسئلہ: نفل طواف، عمرہ اور حج کر کے اس کا ثواب ایک سے لے کر پوری امت تک جتنوں کو پہنچانا چاہیں پہنچا سکتے ہیں۔

۹) جنت المعلی مکہ مکرمہ کا مشہور قبرستان ہے، وہاں بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم اور صلحاء رحمۃ اللہ علیہم مدفون ہیں، مسنون طریقے سے زیارت کریں اور ان کو ایصالِ ثواب کریں۔

۱۰) غارِ حراء جہاں سب سے پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تھی، غارِ ثور جہاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت سے پہلے تین دن قیام فرمایا تھا، اسی طرح وہاں کے دوسرے متبرّک مقامات کی زیارت کے لئے بھی جائیں، مگر یہ خیال رہے کہ جماعت کے ساتھ حرم شریف کی نماز نہ چھوٹے اور اسی طرح طبیعت بھی خراب نہ ہو۔

۱۱) سب سے اہم بات یہ ہے کہ مکّہ مکرّمہ میں کسی قسم کا گناہ نہ ہو، جس طرح وہاں کی عبادت کے ثواب میں اضافہ ہوتا ہے، اسی طرح وہاں گناہ کرنے کا وبال بھی بڑھ جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

لَأَنْ أُخْطِئَ سَبْعِيْنَ خَطِيئَةً بِرُكْبَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُخْطِئَ خَطِيئَةً وَاحِدَةً بِمَكَّةَ[1]

میں مکّہ مکرّمہ میں ایک خطا کروں اس سے زیادہ محبوب مجھے یہ بات ہے کہ

---

[1] مصنّف عبد الرّزاق، کتاب الحج، باب الخطيئة في الحرم، (۸۸۷۱)

مقامِ رُکبہ میں (جو کہ مکّہ مکرّمہ سے باہر ہے) ستّر خطائیں کروں۔

یہ خیال رہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوں اور وہ میرا میزبان، مہمان کو ایسا کام ہر گز نہیں کرنا چاہئے جو میزبان کی ناراضگی کا سبب بنے۔

اسی طرح یہ بھی خیال رہے کہ مکّہ مکرّمہ کے کسی رہنے والے کو یا وہاں آئے ہوئے کسی مہمان کو ہماری طرف سے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے، بندے نے مکّہ مکرّمہ میں حضرت اقدس شاہ مولانا ابرارالحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی بادشاہ آپ کو اپنے محلّ میں مہمان بنا کر بلائے اور وہاں بادشاہ کے گھر کے لوگوں کی طرف سے یا بادشاہ کے کسی مہمان کی طرف سے آپ کی طبیعت کے خلاف کوئی بات پیش آئے تو آپ صبر کریں گے اس ڈر سے کہ یہ بات اگر بادشاہ تک گئی تو وہ ناراض ہوگا، مکّہ مکرّمہ بھی احکم الحاکمین کا شہر ہے، یہاں آپ جس سے بھی ملیں گے وہ یا تو بادشاہ کے گھر کا آدمی ہوگا یا بادشاہ کا مہمان؛ جو مکّہ مکرّمہ کا باشندہ ہے وہ بادشاہ کے گھر کا آدمی ہے اور جو باہر سے آیا ہوا ہے وہ بادشاہ کا مہمان ہے اس لئے سب کے ساتھ احتیاط اور احترام سے رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

وآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِيْن

وصلّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْن

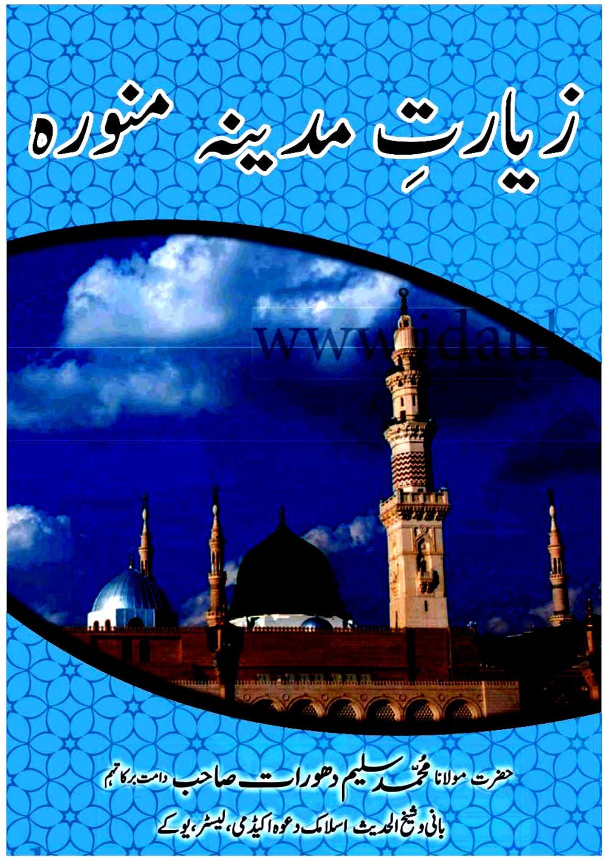

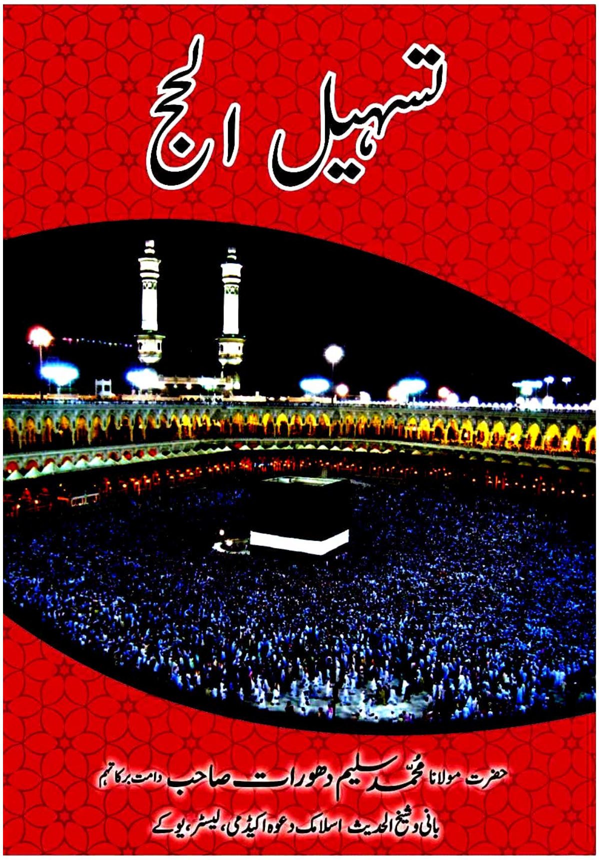

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org